عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۵ تا ۱۱ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۳ تا ۹ نومبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۲۴

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ

گھوسٹا ھی قادیانیت کا دوسرا روپ

تہذیبی خودکشی

قیمت: ۵ روپے

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

داڑھی کے ایک قبضہ ہونے سے کیا مراد ہے:

س:......داڑھی ایک قبضہ ہونی چاہئے، یہ قبضہ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ آیا لبوں کے نیچے سے یا ٹھوڑی کے نیچے سے قبضہ ڈالنا چاہئے، پھر جہاں تک چار انگلیوں کا گھیر آجائے؟

ج:...... ٹھوڑی کے نیچے سے، یعنی بال ہر طرف سے ایک قبضہ ہونے چاہئیں۔

بڑی مونچھوں کا حکم:

س:......ایک شخص کی مونچھیں اتنی بڑی ہیں کہ پانی وغیرہ پیتے وقت مونچھیں اس پانی وغیرہ کے ساتھ لگ جاتی ہیں تو ایسی مونچھوں اور اس پانی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

ج:...... اتنی بڑی مونچھیں رکھنا شرعاً گناہ ہے، حدیث میں آتا ہے:

"عن زیدؓ بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا"

(مشکوٰۃ صفحہ: ۳۸۱)

ترجمہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مونچھیں نہیں تراشتا وہ ہم میں سے نہیں۔"

داڑھی تمام انبیاؑ علیہم السلام کی سنت ہے اور فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے:

س:...... کیا داڑھی رکھنا ضروری ہے اور کیوں؟

ج:......اسلام میں مردوں کو داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم ہے اور یہ کئی وجہ سے ضروری ہے:

اول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کو ان اعمال میں سے شمار کیا ہے جو تمام انبیاؑ کرام علیہم السلام کی سنت ہیں، پس جس چیز کی پابندی حضرت آدم علیہ سے لے کر آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک خدا کے سارے نبیوں نے کی ہو ایک مسلمان کے لئے اس کی پیروی جس درجہ ضروری ہو سکتی ہے وہ آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔

دوم: پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کو فطرت فرمایا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے فطرت صحیحہ کے مطابق عمل کرنا اور خلاف فطرت سے گریز کرنا جس قدر ضروری ہو سکتا ہے وہ واضح ہے۔

سوم: یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی احکام کا ضروری ہونا سب کو معلوم ہے۔

چہارم: یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرماتے ہوئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ "مشرکوں کی مخالفت کرو" اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ: "مجوسیوں کی مخالفت کرو" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی داڑھی تراشنا بد دین قوموں کا شعار تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان گمراہ قوموں کی خلاف فطرت تقلید کرنے سے منع فرمایا۔ ایک حدیث میں ہے کہ: "جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا، وہ انہیں میں سے شمار ہوگا"

سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ: "شاہ ایران کے سفیر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مسخ شدہ شکل دیکھ کر اظہار نفرت کے طور پر فرمایا: "یہ کیا شکل بنا رکھی ہے؟" انہوں نے عرض کیا کہ: "ہمیں ہمارے خدا (شاہ ایران) نے اس کا حکم کیا ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

پنجم: چونکہ داڑھی رکھنا انبیاؑ علیہم السلام کی سنت اور صحیح فطرت انسانی ہے، اس لئے یہ مردانہ چہرے کی زینت ہے، اور داڑھی تراشنا گویا مردانہ حسن و جمال کو مٹی میں ملانا ہے، شاید اس پر یہ کہا جائے کہ آج کل تو ریش تراشی (داڑھی منڈانے) کو موجب زینت سمجھا جاتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی معاشرے میں گندی رسم کا رواج ہو جائے تو عام لوگ محض تقلیداً اس پر عمل کئے جاتے ہیں اور اس کی قباحت کی طرف نظر نہیں جاتی۔ ورنہ اس کا تجربہ ہر شخص کر سکتا ہے کہ وہ ریش تراشیدہ چہرے کو آئینے میں دیکھ لے اور پھر داڑھی رکھ کر بھی آئینہ دیکھ لے خود اس کا وجدان یہ فیصلہ کرے گا کہ داڑھی مونڈنے سے اس کی شکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

ششم: اہل تجربہ کا کہنا ہے کہ مردوں کے داڑھی کے بال اور عورتوں کے سر کے بال منہ کی فاضل رطوبتوں کو جذب کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جس کی داڑھی گھنی اور بھری ہوئی ہو، اس کے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوں گے۔ بہ نسبت اس شخص کے جس کی داڑھی ہلکی ہو اور یہی وجہ ہے کہ مغرب میں چونکہ مرد داڑھی صاف رکھتے ہیں اور ان کی عورتیں سر کے بال کٹواتی ہیں، اس لئے وہ مسوڑھوں اور دانتوں کی بیماریوں میں عام طور پر مبتلا ہیں وہ اچھے سے اچھے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں مگر گندہ دہنی کا مرض نہیں جاتا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۵ تا ۱۱ شعبان ۱۴۲۱ھ مطابق ۳ تا ۹ نومبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۲۴

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆.........☆.........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

پاکستان کی سالمیت اور قادیانیوں کے عزائم .... (اداریہ) 4
تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ .... (جناب محمد طاہر رزاق) 6
گوہر شاہی مرزا قادیانی کا دوسرا روپ! .... (جناب ارشاد اللہ کمال) 8
قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا .... (شیخ حسام الدین) 10
تہذیبی خودکشی .... (حکیم محمد عمر فاروقی شیخ) 15
شہید فی سبیل اللہ کا مقام علمائے دیوبند کی نظر میں! .... (قاضی محمد ارشد الحسینی) 17
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت .... (حافظ ممتاز علی) 19
باران رحمت کے لئے نماز استسقاء .... (ابو شفقت قریشی سہام) 21
اخبار ختم نبوت 24

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۶ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۲۹۰۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہ حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان کی سالمیت اور قادیانیوں کے عزائم

ہماری اطلاعات کے مطابق امریکہ اور مغربی دنیا نے منصوبہ تشکیل دیا ہے کہ پنجاب میں خانیوال اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں ایک عیسائی ریاست تشکیل دی جائے اور سندھ اور بلوچستان کے کچھ حصوں کو ہندوستان اور ایران کے حوالہ کردیا جائے اور پنجاب کی ایک الگ ریاست کی بناء پر پاکستان کو غیر مستحکم کردیا جائے۔ اس سلسلے میں بعض امور پر عمل بھی شروع کردیا گیا ہے۔ قائد جمیت مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ جس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کی اسٹیٹ پاکستان میں بننے نہیں دی گئی، اسی طرح انشاء اللہ عیسائی اسٹیٹ بنانے کا یہ منصوبہ ناکام ہوگا۔ مولانا فضل الرحمن اس وقت جس انداز میں یورپی ممالک میں دورہ کر کے امریکی این جی اوز اور قادیانیوں کی ان سازشوں کو بے نقاب کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے والد محترم مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ تاثر ہوگا کہ مولانا فضل الرحمن اپنی سیاست کو چمکانے کے لئے اس قسم کے اقدامات کر رہے ہیں تو ان کی خدمت میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی جانب سے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی تشویش اور اضطراب سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب نے مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور دیگر علماکرام کو بتایا کہ حضرت شہید ختم نبوت رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے پہلے ہی اس قسم کے حالات پیدا ہو رہے تھے جس سے اندازہ ہو جارہا تھا کہ پاکستان میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے جس میں علماکرام کو مختلف شخصیات سے لڑادیا جائے اور پھر ان کارروائیوں کے بعد دینی مدارس اور جہادی قوتوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شہید ختم نبوتؒ کے سانحہ سے اس کا آغاز کرنا تھا مگر علماکرام نے جس انداز میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے، اس لئے اب بہت زیادہ ضروری ہے کہ علماکرام صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں اور عیسائیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں اور تشدد و انتشار کی جو کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کو ناکام بنائیں قیام پاکستان سے قبل قادیانیوں نے بھرپور کوشش کی کہ پاکستان نہ بنے ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کا مقدمہ خراب کیا۔ مسلم لیگ کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوا مگر اپنا الگ نقشہ پیش کیا اور اپنا نقطہ نظر دیا۔ اس میں ناکامی ہوئی تو کشمیر کو بھارت میں شامل کرایا۔ پاکستان بننے کے بعد ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ کوشش کی کہ اکھنڈ بھارت دوبارہ ہو جائے۔ مرزا بشیر الدین نے مریدین کو حکم دیا کہ ہم اکھنڈ بھارت کے لئے کوششیں کر رہے ہیں عنقریب آپ کو قادیان دوبارہ مل جائے گا۔ ان تمام امور میں ناکامی ہوئی تو پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے خلاف کام کرنا شروع کردیا۔ پاکستان کو اسلامی ممالک سے الگ کردیا، سوڈان، مصر اور دیگر اسلامی ممالک کے خلاف مؤقف قائم کیا جس کی وجہ سے پاکستان پوری دنیا میں تنہا ہوگیا۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان نے عرب ممالک سے تعلقات ایسے استوار کر لئے کہ آج پچاس سال سے زائد ہونے کو ہے مگر پاکستان اپنی ساکھ مسلم ممالک میں بحال نہ کرا سکا۔ ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں نے کوشش کی کہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنائیں اور اس کے لئے ظفر اللہ قادیانی نے مہم کا آغاز کردیا، کراچی میں سیرت کے نام پر جلسہ کرنے کا اعلان کردیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جلسہ روکنے کے اقدامات کئے اور قادیانیوں کے عزائم کو ناکام بنادیا۔ اس کے بعد قادیانیوں نے پھر دوبارہ کوششیں کیں، ہر دفعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے عزائم کو ناکام بنایا یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء ان کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود رحمہم اللہ اور دیگر علماکرام کی کوششوں سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت

ختم نبوۃ

قرار دلوایا گیا مگر قادیانی اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے اور اس آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ۱۹۸۴ء میں مرزا طاہر نے تمام قادیانیوں کو کہا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوائیں، سینہ پر کلمہ طیبہ آویزاں کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آئینی طور پر روکا مگر باز نہ آئے۔ ہائیکورٹ کوئٹہ کے مطابق کہ "کلمہ طیبہ آویزاں کرنا جرم ہے" مگر نہ مانے، جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک چلائی، اسلام آباد میں مہم کا آغاز کیا۔ امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم، نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد شریف جالندھری اور جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن وغیرہ شریک ہوئے، آخر کار ضیاء الحق مرحوم نے آرڈیننس جاری کیا، جس پر مرزا طاہر بھاگا اور لندن میں جاکر اپنے آقا کے چرنوں میں پناہ لی، وہ دن اور آج کا دن ہے قادیانی پاکستان کی تباہی کے لئے بد دعاؤں میں مصروف ہیں، ہر ایک قادیانی کی خواہش ہے کہ پاکستان قادیانی اسٹیٹ بن جائے یا تباہ ہو جائے لیکن جس طرح ان کا پیغمبر جھوٹا، اس کی پیشگوئی جھوٹی، اس کی بد دعائیں جھوٹی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی پوری ذریت محمدی بیگم کے مرنے کی بد دعائیں کرتے رہے، لیکن ناکام ہوئے اسی طرح اب پوری قادیانی امت بد دعاؤں میں مصروف ہے مگر بقول مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ: "اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ پر مہر ثبت کرنی تھی، اس لئے ہر بات ہی جھوٹی ثابت ہوئی"۔ بہر حال کہنے کا مقصد یہ تھا کہ قادیانی کسی صورت میں بھی پاکستان کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے، اب جبکہ وہ خود ناکام ہو چکے ہیں تو انہوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرتے ہوئے اقلیتوں کو پاکستان کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور جب توہین رسالت قانون منظور کیا گیا تو اس میں زیادہ تر معاملہ قادیانیوں کا تھا، لیکن انہوں نے عیسائیوں، ہندوؤں، یہودیوں اور پارسیوں کو اکسایا کہ پاکستان میں ہنگامے کرائیں، چوڑے چماروں سے توہین رسالت کا ارتکاب کرایا، امریکہ اور برطانیہ سے احتجاج کرایا، مگر وہ اس میں ناکام ہوئے، دیگر اقلیتیں سمجھ گئیں کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہم نے پاکستان میں رہنا ہے جبکہ قادیانی گروہ امریکہ اور مغرب کے ساتھ مل کر پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لئے پاکستان میں عیسائی اسٹیٹ کے منصوبہ عمل پیرا ہے۔ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی اور اس خطہ میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔ ہم عیسائیوں، ہندوؤں، یہودیوں سے بھی کہیں گے کہ وہ قادیانیوں کے جال میں نہ آئیں، یہ تو سازشی ٹولہ ہے، ذاتی مفادات کا حصول ان کا مشن ہے۔ سیاسی پناہ کے لئے جھوٹ کا سہارا لے لیتے ہیں تو ان کی کیا حیثیت؟

بہر حال اگر عیسائیوں نے بھی ایسی کوئی کوشش کی تو انشاء اللہ بار آور نہیں ہو گی۔ پاکستانی مسلمان پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھیں گے۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ .... (ادارہ)

ختم نبوة

تحریر: محمد طاہر رزاق

تنسیخِ جہاد ــ قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ

روزنامہ پاکستان میں گزشتہ دنوں ایک صاحب ابوالانور شیخ کا ایک مضمون شائع ہوا، جس کا عنوان تھا: ”تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ نہیں“ جس میں مصنف نے اپنی دانست میں اپنے دلائل بھی پیش کئے ہیں، جو مرزا قادیانی کی نبوت کی طرح دجل و تلبیس پہ مبنی ہیں۔ انگریز نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد اور شوق شہادت چھیننے کے لئے مرزا قادیانی کو نبی بنایا تھا اور اسے کہا تھا کہ تو بطور نبی یہ اعلان کر کہ اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ اب جہاد کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ اب جو جہاد کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہوگا۔ انگریز حکومت اللہ کی نعمت ہے اور اس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض ہے۔ انگریز نے مرزا قادیانی کو جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے نبی کیوں بنایا؟ اس کے اسباب کیا تھے؟ اس کے محرکات کیا تھے؟ ہندوستان کی تاریخ پر ہم ایک نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ:

”انگریز ہندوستان پر مکمل قابض ہو چکا تھا، اس نے مسلمانوں کی فوجی اور سیاسی قوت کو جلا کر راکھ بنا دیا تھا لیکن اس کے دماغ میں ابھی تک خوف کی آندھیاں چل رہی تھیں، اس کا دل جہادی للکار کے زلزلوں سے کانپ رہا تھا، اسے راکھ سے چنگاریاں، چنگاریوں سے آگ اور آگ سے اٹھتے ہوئے منہ زور شعلے اپنی جانب لپکتے نظر آ رہے تھے۔“

وہ مسلمان کے جذبہ جہاد سے خائف تھا، وہ ابھی تک صلاح الدین ایوبیؒ کی یلغار کو نہیں بھولا تھا، اسے ابھی تک نورالدین زنگیؒ کی تلوار کی کاٹ یاد تھی، وہ ابھی تک طارق بن زیادؒ کے کشتیاں جلانے کے منظر سے خوفزدہ تھا، اس کے کانوں میں ابھی تک محمد بن قاسمؒ کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدائیں گونج رہی تھیں، وہ ابھی تک سلطان محمود غزنویؒ کی تکبیروں سے کپکپا رہا تھا، وہ ابھی تک سلطان شہاب الدین غوریؒ کی جرأت و شجاعت سے خائف تھا اور وہ ابھی تک احمد شاہ ابدالیؒ کی جنگی حکمتوں کے سامنے سرنگوں تھا، اس نے اسلامی تاریخ سے یہ اخذ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کی عزت جہاد سے ہے اور مسلمانوں کی ذلت عدم جہاد سے ہے۔

تنسیخ جہاد کے بارے میں اگر میں قادیانی کتب سے حوالے دینا شروع کروں تو ایک عظیم کتاب مرتب ہو جائے۔ میں یہاں صرف بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی کتب سے چند حوالے پیش کرتا ہوں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے، خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ مصنف مرزا قادیانی)

☆......”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا، اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۸، ۲۹ مصنف مرزا قادیانی)

☆......”گورنمنٹ انگلیشیہ خدائی نعمتوں سے ایک نعمت ہے، یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے، یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے برکت کا حکم رکھتی ہے، خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے باران رحمت بنا کر بھیجا ہے، ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔“ (شہادت القرآن ضمیمہ ص ۱۲، ۱۱ مصنف مرزا قادیانی)

☆......”بعض احمق نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے۔“ (مرزا قادیانی کی کتاب شہادت القرآن کا ضمیمہ بعنوان گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳۰۴ منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷ ص ۲۰۹ مورخہ ۱۲/ستمبر ۱۹۳۹ء)

☆......”دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم لے کر آپ کے پاس آیا ہوں، وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔“ (رسالہ گورنمنٹ ”انگریز اور جہاد“ ص ۴ مصنف مرزا قادیانی)

☆......”اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور

ختم نبوۃ

لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔“

☆...... ”سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔“ (ضمیمہ ”خطبہ الہامیہ“ ص ۱۷ مصنف مرزا قادیانی)

☆...... ”جو شخص میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے، کیونکہ مسیح آچکا، خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔“(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، ضمیمہ ص ۷، مصنف مرزا قادیانی)

☆...... ”اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں، اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پاگئی ہیں۔“(تحریر مرزا قادیانی مورخہ ۱۸/ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت، جلد ص ۲۶)

☆...... ”میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں خوبی شائع کی ہیں اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت، قسطنطنیہ، بلاد شام، مصر اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، ان کی اشاعت کی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے، مجھے اس خدمت پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی کوئی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا۔“ (”تبلیغ رسالت“ جلد ہفتم مصنف مرزا قادیانی)

☆...... ”جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرتا ہے۔“ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۷/ مصنف مرزا قادیانی)

☆...... میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔(تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۶،۱۵۵ ج ۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

☆...... ”پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ (کوئی) نہیں۔“ (کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء ص ۷ روحانی خزائن ص ۸، ج ۱۳ مجموعہ اشتہارات ص ۳۶۶، ج ۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

صاحبو! مندرجہ بالا حوالہ جات اپنی زبان سے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ”تنسیخ جہاد قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ ہے“ اور مرزا قادیانی کو نبی یہی کام کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

اے مرزا قادیانی! تو ساری زندگی جہاد کو حرام، حرام کہتا رہا...... اور یہی ورد کرتا اس دنیا سے چلا گیا، تو نے سوچا تھا کہ تو ملت اسلامیہ کے شاہینوں کو کرگسوں میں تبدیل کردے گا، ان کے بپھرے ہوئے جذبوں کو زنجیر پہنادے گا، ان کے آتش فشاں ولولوں کو مقید کرلے گا، ان کی اسلامی غیرت کو موت کے گھاٹ اتار دے گا، اللہ کے سامنے جھکنے والوں کو فرنگی کے سامنے جھکادے گا۔

لیکن مرزا قادیانی...... دیکھ...... ملت اسلامیہ نے اسی جذبہ جہاد سے سرشار ہوکر اور شہادتوں کے جام پی کر تیرے آقا انگریز کی حکومت کا ہندوستان سے بستر گول کردیا اور اسے دھکیل کر برطانیہ پہنچادیا...... اور پھر اسی سرزمین پر ایک آزاد اسلامی ملک ”پاکستان“ کی بنیاد رکھی، پھر پاکستان میں ایک جہادی تحریک چلا کر تیری جماعت کو پارلیمنٹ کے ذریعے کافر قرار دلایا...... اور پھر ایک اور جہادی یلغار کرکے تیرے پوتے اور نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کو پاکستان سے بھگا کر تیرے آقا کے ہاں برطانیہ پہنچایا اور اب اس کا تعاقب کرتے ہوئے برطانیہ پہنچ چکے ہیں......

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کردے

مرزا قادیانی! دیکھ...... جن مسلمانوں سے تو نے جذبہ جہاد چھیننے کی کوشش کی تھی...... انہی مسلمانوں نے جذبہ جہاد سے لیس ہوکر دنیا کی دوسری سپر پاور روس کے پرخچے اڑادیئے اور آج بھی چیچنیا کا مسلمان...... کشمیر کا مسلمان...... فلسطین کا مسلمان...... بوسنیا کا مسلمان...... بلغاریہ کا مسلمان اور دیگر کئی ملکوں کے مسلمان جذبہ جہاد سے لیس، کفار سے برسرپیکار ہیں اور عنقریب جہاد کی برکت سے وہ وقت آنے والا ہے جب پوری دنیا پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور پورے عالم پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔(انشاء اللہ العزیز)

☆☆...... ☆☆

ختم نبوۃ

تحریر: ارشاد اللہ کمال

گوھر شاھی ۔ مرزا قادیانی کا دوسرا روپ!

ریاض احمد گوہر شاہی اور اب فتنہ گوہر شاہی کو بصارت وبصیرت رکھنے والے مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کا دوسرا روپ سمجھتے ہیں، یہ فتنہ بھی فتنہ قادیانیت کی طرز پر کسی بڑے فتنہ خیز طوفان کا پیش خیمہ ہے، گوہر شاہی کی تقریر و تحریر کا ایک ایک لفظ مبنی بر جہالت، سطر، سطر لرزہ ناک اور ہر ایک صفحہ زہر میں بجھا ہوا ہے گویا کہ یہ توہین رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، توہین قرآن کا ایک ناپاک دفتر ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ بروقت اس فتنہ کا سدباب کر کے نسل نو کے ایمانوں کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے..... (مدیر)

میر پور خاص (سندھ) پاکستان کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج عبدالغفور نے "گوہر شاہی" کو توہین قرآن و توہین رسالتؐ پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ گوہر شاہی مفرور ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے ۲/ مئی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں اس کے خلاف توہین رسالت و توہین قرآن کا مقدمہ درج کروایا تھا، جو اب عدالت میں بھی ثابت ہو چکا ہے، مگر یہ اس سلسلے کا ایک ظاہری نقشہ ہے، لیکن فی الواقع یہ ایک تہہ در تہہ سازش ہے۔

فرزندان اسلام! اس وقت سازشوں کی زد میں ہیں، گرہ در گرہ اور پیچ در پیچ سازشیں، دین فطرت کے خلاف سازشوں کا سلسلہ صدیوں پر پھیلا ہوا ہے اس کے کئی روپ اور بہروپ ہیں۔ بالخصوص گزشتہ اڑھائی سو سال کے دوران تاج برطانیہ نے اپنی بساط سیاست پر ہمہ رنگ کئی مہرے سجائے۔ ان میں فتنہ انکار ختم نبوت اور فتویٰ تنسیخ جہاد قابل ذکر ہیں۔ ایران میں بہائی اور ہندوستان میں قادیانی تحریک اسی کتاب کا ایک باب ہے۔ انگریزی اقتدار کے زیر سایہ ہر اسلامی ملک میں کسی نہ کسی سیاسی ضرورت کے تحت کوئی نہ کوئی جال پھیلایا بچھایا گیا تھا۔ ان میں کئی خوش رنگ اور بظاہر نیک نام تحریکیں بھی شامل ہیں۔ یہ فہرست خاصی طویل ہے اور نا قابل بیان بھی۔ تصوف دشمنی اور تصوف دوستی کے پردے میں روا رکھی جانے والی سازشوں کی ایک علیحدہ کہانی ہے۔ جہالت پیشہ متصوفین، وقتاً فوقتاً دعوئ مہدویت کی طرف بھی راغب ہوتے رہے ہیں، اس لئے کہ وہ سادہ لوح اور کم علم عقیدت مندوں کی دعاؤں کا مرکز و محور ٹھہرنا نیز دین کی چادر میں دنیا چھپانا چاہتے ہیں۔

باطل قوتوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تاریخی، جغرافیائی، نسلی، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور معاشرتی طور پر تباہ کرنے کے علاوہ فکری و نظری لحاظ سے بھی بانجھ رکھنے کی منصوبہ بندی۔ آخر الذکر منصوبے کی ایک تازہ کڑی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ پرانے انداز میں بالکل نیا فتنہ، صوفیانہ لباس میں جہالت کا برملا فروغ۔ ابتداً میں مسیلمہ پنجاب "مرزا غلام احمد قادیانی" کا انداز بھی ہو بہو یہی تھا۔ گویا کہ گوہر شاہی اپنے پیش نظر کی نسبت سے شعوری ولاشعوری طور پر اس کا ہی جانشین ہے۔

وقفہ وقفہ سے اس کے گمراہ کن اور سنسنی خیز بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں جس کے باعث سنجیدہ دینی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں این این آئی کی رپورٹ کے مطابق گوہر شاہی نے صحافیوں کو بتایا کہ میری حضور ﷺ سے اکثر بالمشافہ ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں، بے شمار ملاقاتیں ہوئی ہیں، حضور جو پڑھاتے ہیں، میں وہی کہتا ہوں الف سے اللہ لام سے لاالہ۔ گوہر شاہی نے رنگین اسٹیکرز کے بارے میں کہا کہ:

"یہ مجھے ہندوؤں نے ہدیہ بھیجا ہے، کیونکہ وہ ہمیں اوتار سمجھتے ہیں، مزید براں یہ کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے مونو کی جگہ اگر کسی نے اسٹیکر میں گوہر شاہی لکھ دیا ہے تو کوئی گناہ نہیں کیا، یہ بھی کہا کہ میں نہیں کہتا، لیکن میرے ماننے والے مجھے امام مہدی کہتے ہیں۔" (نعوذباللہ)

گوہر شاہی کا یہ انٹرویو محض ایک نمونہ ہے ورنہ اس کا لٹریچر گمراہی و بدعقیدگی کا ایک قابل نفرت مجموعہ ہے، گوہر شاہی نے "انجمن سرفروشان اسلام" کے نام سے ایک تنظیم بھی بنا رکھی ہے اور خود ہی اس کے سرپرست اعلیٰ ہوتے ہیں، ان کے زیر سرپرستی حیدر آباد پاکستان سے پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" بھی شائع ہوتا ہے۔ اس پرچہ کا متن اور سرخیاں کسی گہری سازش کا پتہ دیتی ہیں، نہ صرف یہ بلکہ اب تو اس کے مکروہ خیالات، باطل نظریات اور پاجیانہ واحمقانہ بیانات کو انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا بڑے منظم اور خطرناک طریقے سے آہستہ آہستہ آگے بڑھانے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

"صدائے سرفروش" میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں سیدی و مرشدی، امام زمانہ، مسیحائے عالم اور مردہ دلوں کے مسیحا کے الفاظ تو جابجا لکھے ہوئے ہیں۔ ایک اشتہار کی عبارت میں ہے کہ:

"ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ جن کی شبیہ مبارک چاند، سورج کے بعد اب حجر اسود کی زینت بن چکی ہے۔"

ختم نبوۃ

موتو گرام کے ساتھ دوسری جگہ اسی انداز میں لکھا گیا ہے کہ :

"عالم انسانیت کو امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی آمد مبارک ہو۔"

مزید براں یہ کہ ایک اور جگہ سے "امت مسلمہ کا آخری قائد" تک کہہ دیا گیا ہے، گوہر شاہی حلقے کی طرف سے باقاعدہ کہا جاتا ہے کہ ان کی شبیہ چاند پر دکھائی دے رہی ہے اور یہ کہ ان کا عکس خانہ کعبہ کے کونے میں حجر اسود پر واضح دکھائی دیتا ہے، قبل ازیں موصوف نے یہ انکشاف بھی فرمایا تھا کہ ان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے باضابطہ ملاقات ہو چکی ہے۔ اس بارے میں ان کا مندرجہ ذیل بیان مشتہر ہے :

"اس سال امریکہ کے دورے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم سے ظاہر میں ملاقات فرمائی ہے، اس ملاقات میں رازونیاز کی باتیں ہوئیں، انہیں ابھی بتانے کا حکم نہیں ہے، یہ ملاقات ۱۹/ مئی ۱۹۹۷ء کو نیکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں رات کے وقت ہوئی۔"

مرحلہ اول میں یہ صاحب، مرزا قادیانی کی طرح کھل کر کوئی بات نہیں کہتے تھے جب بھی پوچھا گیا تو گول مول انداز میں انکار ہی کیا، مگر اب معاملہ مکمل طور پر صاف ہو گیا ہے کہ " ریاض احمد گوہر شاہی" نے واضح الفاظ میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ داغ دیا، مذکورہ کے عقید تمندوں کی جماعت نے جو لندن میں "ریاض احمد گوہر شاہی انٹرنیشنل تنظیم" کے نام سے کام کر رہی ہے کچھ عرصہ قبل یہ اعلان کیا تھا کہ :

"امام صاحب کی ہدایت پر ان کے پیروکار اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انہوں نے گوہر شاہی کی پشت پر مہدیت کی مہر کا خود مشاہدہ کیا ہے اور وہ امام مہدی ہیں۔"

بنا بریں ان کی تنظیم نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی داغ دیا کہ حجر اسود پر ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نظر آتی تھی، جس پر سعودی حکومت نے رنگ پھیر دیا ہے اس لئے گزشتہ سال جس نے بھی حج کیا وہ حجر اسود کو بلاواسطہ بوسہ نہیں دے سکا اور اس وجہ سے گزشتہ سال کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ (نعوذباللہ)

گوہر شاہی کے بارے میں یہ بات کئی لحاظ سے لائق توجہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے لندن میں اس کے دورہ کے موقع پر اس کو باقاعدہ سیکورٹی مہیا کی اور اسے دنیا کی ایک اہم اور تاریخ ساز شخصیت تسلیم کیا نیز میڈیا میں خوب کوریج دی گئی، خفیہ گوشے بے نقاب ہوتے اور اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی ایک بین الاقوامی سازش کا پتہ دیتے ہیں۔

گوہر شاہی ایک مدت سے اپنے "تکمیل" کے لئے ماحول سازگار بنانے کے چکر میں لگے ہوا تھا، ابتدا دعویٰ کیا گیا :

"اب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ان سے بیعت ہوں گے اور ان کو اللہ کا ذکر مل جائے گا۔"

اس کے ساتھ ہی ایک عجیب و غریب دعویٰ مشتہر کیا گیا :

"چونکہ چاند پر سحر (جادو) نہیں چل سکتا، اس لئے امام مہدی کی شبیہ چاند اور سورج پر دیکھی جائے گی اس سے اگلے سال مزید کہا گیا کہ لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے، وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں، ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہوگا، اس کے کچھ عرصہ بعد ان کے جوہر مزید کھلے اور یہ مضمون نئے ڈھنگ میں باندھا۔"

"حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں۔"

ریاض احمد گوہر شاہی انٹرنیشنل کی ایک ویب سائٹ صوفی انسٹیٹیوٹ امریکہ کے نام سے موسوم ہے اس پر گوہر شاہی کے باطل افکار و مذموم نظریات کا بڑی شدت کے ساتھ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے وہ اسے "محبت کا پیغام" قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ ویب سائٹ پر گوہر شاہی کے لئے خدمات سرانجام دینے والے بھرپور انداز میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے پاس آنے والے ہر شخص کے دل کا حال جانتا ہے، بے سکونی کی کیفیت سے دوچار اور زندگی سے بیزار نسل نو کے لئے فکری سطح پر یہ ایک انتہائی خطرناک ہتھیار ہے جو مکمل طور سے دشمنان اسلام کے ہاتھ میں ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ گوہر شاہی کی انجمن کا مزاج ملت مرزائیہ کی مناسبت سے تشکیل ہوتا ہے۔ قادیان کے خانہ ساز نبی کے بھی ابتدا میں یہی اطوار ہوا کرتے تھے۔ فرقہ فتنہ گوہر شاہیہ قادیانیوں کی ہی ایک جدید شاخ ہے۔

"ریاض احمد گوہر شاہی" ایک جگہ بقلم خود تحریر کر چکا ہے کہ ایک وقت میں ان پر مرزائیت کا اثر اور غلبہ ہو گیا تھا۔"

گوہر شاہی کی تحریر و تقریر کا لفظ لفظ مبنی بر جہالت، سطر سطر اذیت ناک اور ایک ایک صفحہ زہر میں بجھا ہوا ہے گویا کہ یہ توہین رسول اور توہین قرآن کا ایک ناپاک دفتر ہے۔ بد بخت مذکور نے ایک جگہ بڑی ڈھٹائی اور بے حیائی سے کہا کہ قرآن کے تیس پارے نہیں بلکہ دس پارے اور بھی ہیں۔ بقول اس کے کہ :

" تم (تیس پاروں پر ایمان رکھنے والے) شریعت محمدی سے واقف ہو اور دس پارے شریعت احمدی سکھاتے ہیں۔"

اہل اسلام پر فرض ہے کہ بروقت اس فتنہ کے تدارک کی تدابیر کریں۔ علماً کرام پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے مگر صد حیف کہ اس افسانے میں دو چار ایسے پردہ نشینوں کے نام بھی آتے ہیں جو بزعم خود علامۃ الدھر اور خطیب العصر ہیں۔ شاید چند کوڑیوں کے عوض انہوں نے اپنے جبہ و دستار کی حرمت کو بھی بیچ کھایا ہے۔

ختم نبوۃ

شیخ حسام الدین (بی-اے)

قادیانیت — انگریز کا خود کاشتہ پودا

صدر محترم! بزرگان ملتان اور نوجوانان عزیز!

یہ بات آپ حضرات مختلف زبانوں مختلف کیفیتوں اور جذبات کے ساتھ سن چکے ہیں۔ اس اجلاس میں جہاں تک جماعتی پوزیشن اور جماعتی لائحہ عمل کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں جناب صدر مرکزیہ نے بالتفصیل نہ سہی مگر اجمالی صورت میں ضرور وضاحت فرمادی ہے کہ مجلس احرار اسلام جنگ آزادی سے لے کر آج تک فتنہ مرزائیت کا سوال کیوں ساتھ پیش کرتی چلی آئی ہے۔

یہ بات دوسرے حضرات نے مختلف طریق سے پیش کی ہے۔ عقیدہ، دین اور اس کے متعلقات کے طور بیان کرنے کا نہ تو میں اہل ہوں، اور نہ ہی اس وقت اس کے بیان کی ضرورت محسوس کرتا ہوں، اس وقت میں یہ بیان کروں گا کہ:

"فتنہ مرزائیہ" میرے نزدیک، میری جماعت کے نزدیک دین سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ انگریز نے یہ تحریک اسلام دشمنی، ہند اور بیرون ہند میں اپنی شاطرانہ چالوں کو کامیاب بنانے کے لئے چلائی ہے اس تحریک کا مقصد وحید صرف یہ ہے کہ دنیا سے اسلام کی "مرکزیت کو فنا اور نیست ونابود کردیا جائے!"

سب سے پہلے ایک بنیادی بات سمجھنا ضروری ہے۔ نفسیاتی طور پر دنیا میں دو ہی طاقتیں ہو سکتی ہیں، ایک مذہبی اور دوسری مادی، ان دونوں طاقتوں میں کافی عرصہ سے باہمی تقابل، باہمی چپقلش اور باہمی ٹکراؤ چلا آرہا ہے، مذہبی حیثیت سے دنیا کی سب سے بڑی طاقت عیسائیت تھی۔ عیسائیت کے دعویداروں نے جو ظاہرا اپنے آپ کو مذہب کے پیروکار اور مذہب کے پجاری کہلاتے تھے، انہوں نے مذہبی معاملات میں انتہائی غلو سے کام لیا۔

ان دنوں عیسائیت اس بلند مقام اور اعلیٰ مرتبہ تک پہنچ چکی تھی کہ ان کے پادری اور پوپ لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے، انہیں جنت کا سرٹیفکیٹ دینے کے پورے پورے مجاز تھے، بادشاہ کی تاج پوشی بھی انہی پادریوں اور پوپوں کے ہاتھ سے ہوا کرتی تھی۔

مذہب سے بغاوت کے اسباب:

مذہبی رہنماؤں کے اس انتہائی غلو سے غربت اور عوام طبقہ کے لوگ دن بدن مذہب سے بدظن ہوتے چلے گئے، اور ادھر امارت و غربت کی طبقاتی کشمکش سے معاشی عدم مساوات زوروں پر تھی، عوام غربت و افلاس کی چکی میں پسے جارہے تھے اور مذہبی پیشوا قطعاً ان کی اس زندگی سے بے پرواہ تھے۔ عوام نے مجبور اور تنگ ہو کر مذہب سے بغاوت کا اعلان کردیا اور "رومن کیتھولک" مذہب کے خلاف ایک "پروٹسٹنٹ" فرقہ پیدا ہوا، جنہوں نے مذہب کے خلاف پروٹیسٹ کیا، چنانچہ جرمنوں کا بھی یہی مذہب تھا۔ صلیبی (مذہبی) اور مادہ پرست طاقتوں کے اس ٹکراؤ اور اس تقابل نے عوام الناس کے جذبات کو اور ہوا دے کر بھڑکا دیا۔

کیمونزم آنے کے اسباب:

چنانچہ اس دنیا سے مذہبی کشمکش، اس الجھاؤ اور اس تقابل کو یکسر ختم کرنے کے لئے ایک نیا فرقہ پیدا ہوا، اس نے غریب و افلاس کی شکار انسانیت کو مذہب سے برگشتہ کر کے روٹی اور پیٹ کے سوال پر اکٹھا کیا اور سرمایہ داری کے خلاف ایک عام بغاوت پھیلادی یہ ایک تیسرا گروہ تھا، جس نے مذہبی دنیا اور مادہ پرست طاقتوں کی دائمی خانہ جنگیوں سے عوام کو بچانے کے لئے مذہب کا سوال بھی دنیا سے اٹھادیا۔

چنانچہ روس نے اس چیز کا بیڑا اٹھایا اور اس نے یورپ میں صلیبی طاقتوں کے خلاف سراسر مذہب کی دنیا سے بغاوت کرتے ہوئے مادیت پر (کیمونزم کے نام) کھلی جنگ لڑی اور اسی نام پر اپنی ایک زبردست حکومت قائم کر کے پرچم صلیب کی بجائے ہتھوڑا اور درانتی کا جھنڈا گاڑا اور پھر اپنی بربریت اور فرعونیت کا یہاں تک اعلان کیا کہ ہم نے خدا کو اپنی حکومت سے مار بھگایا ہے۔ سو آج یورپ میں سب سے بڑی طاقت صرف روس ہے، جس سے صلیبی دنیا کا دل دھڑک رہا ہے۔

القصہ! یورپ کی صلیبی دنیا کے مقابلے میں ایک سال نہیں برسوں تک مادہ پرستی کی جنگ، جاری رہی، جس کا چودھری اس وقت بھی انگریز تھا، یہ اور بات ہے کہ اس وقت امریکہ کی چودھراہٹ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے پوری طرح لیس ہو کر میدان عمل میں صف آرا

ختم نبوۃ

ہو چکی ہے۔

مرکزیت اسلام :

انگریز کی شاطرانہ چالوں کو سامنے رکھ کر جب بساط سیاست پر ان کے رکھے ہوئے مہروں کو دیکھا جائے، تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب انگریز یورپ کی مادہ پرستی کا مقابلہ نہ کر سکا، اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کی تاب نہ لا سکا تو دوسری طرف توجہ دی کہ دنیا میں عیسائیت کے مقابلہ میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے، جس کی مرکزیت ایک ہے اور کئی ایک حکومتیں بھی ایسی قائم ہیں جن میں مرکزی نقطہ نگاہ سے وحدت و یگانگت ہے۔ اسلام کی مرکزیت کو نیست و نابود کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ سب سے پہلے موجودہ مسلمان حکمرانوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ گانٹھا جائے اور اسے مذہب کے نام پر اکسا کر دوسری مسلمان سلطنت کے ساتھ باہم ٹکرا دیا جائے۔

خلافت کے خلاف سازشیں :

اتفاق کی بات تھی کہ اس وقت مسلمانوں کا مذہبی مرکز "عرب" "شریف حسین مکہ کے زیر اثر تھا اور سیاسی طور پر تمام اسلامی ریاستیں "خلافت" کے نام پر مجتمع تھیں، جس کی باگ ڈور ترکی کے ہاتھ میں تھی۔ انگریز نے نہایت چالاکی اور عیاری سے کام لیتے ہوئے شریف حسین مکہ کے ساتھ یارانہ گانٹھا اور اسے ترکی کے خلاف اس بات پر مشتعل کیا جب کہ :

اسلام کا واحد مرکز عرب ہے اور دنیائے اسلام عرب کے نام پر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتی ایسے ہی ظاہری قوت و اقتدار اور سیاسی شوکت و تمکنت کا مرکز بھی "عرب" ہی کو ہونا چاہئے ترکی کو کیا حق حاصل ہے کہ دنیائے اسلام کے مذہبی مرکز کے مقابلہ میں اپنا سیاسی مرکز علیحدہ بنائے رکھے۔

انگریز نے شریف حسین مکہ کو اس دام تزویر میں پھانستے ہوئے یہ چکمہ دیا کہ ترکی کے خلاف عوام الناس میں پوری طرح منافرت پھیلا کر ترکی کی خلافت کو ختم کر دیا جائے تاکہ وہ خلافت عرب میں قائم کی جا سکے اور اس کی باگ ڈور شریف کے ہاتھ سونپ دی جائے۔

شریف مکہ کی غداری :

شریف حسین نے اس اہم فریضہ کی سرانجام دہی میں ایڑی چوٹی کا زور لگانا شروع کر دیا، اور اس مقدس نام پر بڑے بڑے جلیل القدر علمأ کرام سے فتوے بھی حاصل کئے۔ عوام الناس اور علمأ کرام میں سے جنہوں نے انگریز کی شاطرانہ چالوں کو سمجھتے ہوئے ترکی کے ساتھ حمایت کا اظہار کیا، انہیں "اسلامی مرکزیت" کا دشمن، ملی غدار اور قوم فروش انسان قرار دے کر یا تو گولی کا نشانہ بنا دیا اور یا پھر صحرائے عرب سے باہر نکال کر جزائر مالٹا میں نظر بند کر دیا گیا۔ یہ تحریک اچھی خاصی زور پکڑ گئی اور دنیائے اسلام دو گروہوں میں بٹ کر آپس میں ہی دست و گریباں ہونے لگی، اس سے ترکی کو کافی نقصان پہنچا۔ اس کی تمام قوت مضمحل ہو گئی، حالات بدل گئے اور دامن خلافت تار تار ہو کر رہ گیا۔

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اسلامی ممالک کی تقسیم :

اب جبکہ ترکی خلافت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے، خیال تھا کہ شائد اب یہ خلافت و امامت شریف حسین مکہ کے سپرد کر دی جائے کیونکہ اس کی ساری تحریک انہی وعدوں پر تھی، انگریز خوب سمجھتا تھا اگرچہ آج شریف حسین نے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی ہے۔ اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کل جاکر پھر شریف کو بڑی زبردست قوت حاصل ہو جائے، اور عرب اتنا بڑا مضبوط مرکز بن جائے، جسے شائد ہی دنیا کی کوئی طاقت ختم کر سکے، تو اس غدار کا علاج یہی ہے کہ اسے اپنی موت مار بھی دیا جائے اور نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے خاموش بھی کر دیا جائے، تاکہ بغاوت کے آثار نمایاں نہ ہو سکیں۔

چنانچہ انگریز نے ایک سوچی سمجھی ہوئی اسکیم کے ماتحت تمام اسلامی ملکوں کو علیحدہ علیحدہ ریاستوں کی شکل میں تقسیم کر دیا۔

اسی شریف حسین کو یمن کا علاقہ سونپا، بڑے بیٹے فیصل کو حجاز اور عمان دے دیا، چھوٹے لڑکے نے بغاوت پر آمادگی ظاہر کی تو اسے جزائر میں قید کر دیا۔ القصہ نجد، بحرین، حجاز، عمان یمن، فلسطین، ایران، عراق، ترکی اور ان کے علاوہ تمام اسلامی ممالک کو خلافت اور اسلامی مرکزیت سے ہٹا کر علیحدہ علیحدہ کر دیا۔

آج عراق ہے لیکن اسلامی شان نہیں، شرق اردن موجود ہے لیکن عربی سیادت نہیں، شام موجود ہے لیکن اس علاقہ پر ایک ایسی غیر ملکی قوم کا اثر و اقتدار قائم کر دیا گیا ہے، جو پوری کائنات میں ایک راندۂ درگاہ قوم تھی، آج وہ شام کے ایک حصہ پر حیثیت حکمران زندگی بسر کر رہی ہے۔ بین الاقوامی سیاست سے معمولی درک رکھنے والے حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہودیوں کے لئے فلسطین کی تقسیم کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ نے جو شاطرانہ چالیں چلیں وہ دنیائے اسلام کے لئے ایک کھلا چیلنج تھا۔ انگریز فلسطین کی تقسیم میں یہ چاہتا تھا کہ کسی طریقہ سے

ختم نبوۃ

شام و عرب میں میرا اڈہ قائم رہے۔ چنانچہ اپنے حلقہ اثر کے اعتبار سے سو فیصدی اس میں کامیاب بھی ہوا۔

انگریز کی عرب دشمنی اور مرزائیت نوازی :

دنیائے اسلام نے اپنے ایک تاریخی اور مقدس مقام فلسطین کی تقسیم پر زبردست احتجاج کیا اور اس تقسیم کو انگریز کی عرب دشمنی کا بین ثبوت قرار دیا۔

اس تقسیم سے عربوں پر مصائب و آلام کے جو پہاڑ ٹوٹے وہ ایک دردناک حقیقت ہے۔ آج (۱۹۵۰ء میں) ساڑھے چار لاکھ عرب اپنے مقدس وطن سے باہر نکال کر جلاوطن کر دیئے گئے ہیں اور آج وہ صحرائے عرب میں بے خانماں بے یار و مددگار اور انتہائی بے کسی کے عالم میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

اسی خطہ معتوب میں انگریز کے پرانے جاسوس، انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزائیوں کے "قادیانی مشن" کی پوزیشن یہ ہے کہ ان کا دفتر اور ان کا مکان آج تک محفوظ ہے۔ مرزائیوں کے علاوہ اگر کوئی عرب بھی قادیانی مشن کے مکان یا دفتر میں چلا جائے تو سرکاری طور پر اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ قادیانی مشن کے دفتر میں جانا ہی حفاظت و سلامتی کی ضمانت ہے۔

عرب ہائی کمیٹی اور مرزا محمود :

تقسیم فلسطین کے خلاف اور عرب مہاجرین کی واپسی کے لئے جب عرب لیگ نے صدائے احتجاج بلند کی اور یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا تو عرب لیگ نے ایک اسلامی سلطنت کے وزیر خارجہ سے درخواست کی کہ جب تک یو این او میں مسئلہ فلسطین درپیش رہے، اتنا عرصہ عرب نمائندوں کی حیثیت سے ہمارے کیس کی پیروی کرنا آپ کا اخلاقی فریضہ ہوگا اور ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔

اس کے بعد ہمیں صرف اسی قدر معلوم ہو سکا کہ عرب لیگ کے سیکریٹری نے مرزا محمود کو جودھامل بلڈنگ کے پتہ پر ایک تار بھیجا جس کا مطلب یہ تھا کہ :

"ہم آپ کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے چوہدری ظفر اللہ خان کو مسئلہ فلسطین کی بحث کے اختتام تک یہاں ٹھہرنے کی اجازت بخشی۔"

یہ ضابطے، آئین اور قانون کی بات ہے کہ ظفر اللہ خان قادیانی جب حکومت کے ایک ملازم کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے تو لیک سکس میں ٹھہرنے اور سلامتی کونسل میں مسئلہ فلسطین پر بحث کرنے کی اجازت بھی حکومت پاکستان سے حاصل کرنی چاہئے تھی اور بعد میں شکریے کا پیغام بھی حکومت پاکستان ہی کے نام آتا۔

ملازم پاکستان کا اور پیغام تشکر مرزا محمود کے نام یہ اندر ہی اندر کیا سودے بازی ہو رہی ہے؟ اور یہ شاطرانہ چالیں کن سازشوں کا پیش خیمہ ہیں؟

مرزائیت اور جہاد :

حضرات! میں نے اپنی تقریر کے آغاز میں پوری وضاحت سے عرض کر دیا ہے کہ اس فرقہ مرزائیہ کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پولیٹیکل گروہ ہے جسے برطانیہ نے اپنی بعض سیاسی ضروریات کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ فتنہ دراصل انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جس کا مرزا غلام احمد نے خود اعتراف کیا ہے۔

اس فتنہ کے بنیادی اور اساسی پہلو پر ذرا غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب سلطنت مغلیہ کا زوال ہو گیا اور انگریز نے ہندوستان پر ایک حکمران کی حیثیت سے اپنا اثر و اقتدار قائم کر لیا، تو ہندوستان کے مجاہد علماً کرام نے انگریزوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیا اور اپنے ملک ہندوستان کو غیر ملکی حکمرانوں کے پنجہ استبداد سے نجات دلانے کے لئے ہندوستانی مسلمانوں کو جہاد کے نام پر اکٹھا کیا اور ان میں انگریزوں کے خلاف ایک عام بغاوت کی لہر دوڑا دی، یہ تحریک انتہائی کامیاب تحریک تھی۔ انگریز اس سے بوکھلا اٹھا اور اس نے نہایت چالاکی اور عیاری کے ساتھ ایک ایسی اسکیم سوچی جس سے مسلمانوں کے اس "مذہبی جنون" اور اسلام سے والہانہ جوش عقیدت کو مذہب کی آڑ اور مذہب کے نام پر ہی ختم کر دیا جائے۔

جدی پشتی غدار :

چنانچہ اس کام کے لئے ایک ایسے آدمی کو منتخب کیا گیا، جو "پشتی غدار" ہو اور اس نے اپنی قوم اپنے خاندان اور اپنے ہم وطن کے ساتھ کبھی وفا نہ کی ہو، ایسے اہم کام کی سرانجام دہی کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نامی تجویز ہوا اور اس نے آہستہ آہستہ مسلمانوں میں ایک نئے فتنہ کی جڑیں لگانا شروع کر دیں، پھر وہ محدث، مفسر، مجدد، مہدی اور مسیح بنتے بنتے یہاں تک جا پہنچا کہ محمد و احمد اور خود خدائی کے دعوے کرنے لگا (لاحول ولا قوۃ) جب بے شعور مسلمانوں نے مرزا غلام احمد کی ان عجیب و غریب باتوں کی طرف متوجہ ہونا شروع کیا تو اسلام کے بہت بڑے رکن "جہاد" کو سرے سے اسلامی زندگی کے منافی قرار دیا اور برملا اعلان کیا کہ:

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

ختم نبوۃ

مرزائی اور کشمیر :

میں ان مرزائیوں سے پوچھتا ہوں، جب کشمیر کی حسین وادی ڈوگرہ شاہی کے پنجہ استبداد کا شکار تھی۔ اس خطہ کشمیر جنت نظیر کی عزت و آبرو لوٹی جارہی تھی۔ ہندوستان اور کشمیری مسلمانوں کے درمیان معرکۃ الآرا جنگ جاری تھی۔ اسلام اور کفر کی ٹکر تھی، اس وقت مرزائی کشمیر میں کس پوزیشن سے تشریف لے گئے تھے؟

کشمیر کی وہ جنگ مرزائیوں کے نزدیک جہاد تھی یا نہیں......؟

جب کہ دنیائے اسلام کے تمام جلیل القدر علمأ اور حجاز سے لے کر پاکستان کے آخری کونے تک کے تمام مفتیان دین نے واضح الفاظ میں جہاد کشمیر کے سلسلہ میں فتوے صادر کئے، بیانات اور تقاریر کے ذریعہ اس جہاد کی اہمیت بیان کی تو کیا اس وقت امت مرزائیہ کے موجودہ ڈکٹیٹر مرزا بشیر الدین محمود نے مرزا غلام احمد کے اس خلاف جہاد فتوٰی کی تردید کرتے ہوئے مرزائی جماعت کے اراکین کی غلط فہمی دور کی؟

جب مرزا غلام احمد کا خلاف جہاد اعلان اپنی جگہ پر بدستور موجود ہے اور بقول ایک مرزائی وہ اعلان کسی عوامی انسان کا اعلان نہیں بلکہ مرزائیوں کے نبی کا اعلان ہے، اور وہ ایک الہام کی حیثیت رکھتا ہے تو کشمیر کے محاذ پر مرزائی کن سازشوں کے جال پھیلانے کے لئے گئے؟ وہ اپنے علیحدہ فوجی ادارہ ''فرقان بٹالین'' کو لے کر گئے تو کن خدمات کے لئے؟

جب مرزائیوں کے نام نہاد ''نبی'' نے ہمیشہ کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا ہے تو کیا کشمیر میں محض مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور انہیں دھوکہ دینے کی غرض سے گئے تھے؟

مرزائیوں کی خوفناک سازش :

کشمیر کے محاذ پر مرزائیوں کے جانے کا واحد مقصد صرف یہ تھا کہ وہاں محاذ پر جانے والے مجاہدین کے حوصلے پست کئے جائیں اور انہیں یہ کہہ کر ورغلایا جائے کہ جنگ کشمیر جہاد نہیں ہے تم خواہ مخواہ کیوں یہاں اپنی جانیں اور اپنا مال تباہ کررہے ہو؟

حضرات! میری یہ باتیں کوئی افسانہ سرائی نہیں۔ جذبات انگیز شعلہ بیانی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی قابل تسلیم حقیقت ہے۔ جس سے انکار کرنا حق و صداقت کا منہ چڑانا ہے۔

اخبار بین حضرات! نے مسٹر اللہ رکھا ساغر سابق قائم مقام صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس اور سردار آفتاب احمد خان صاحب جنرل سیکریٹری آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے واضح بیانات پڑھ لئے ہوں گے، جو انہوں نے راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے کھلے اجلاسوں میں ہزارہا انسانوں کے سامنے دیئے۔

مجلس احرار اسلام نے ان حضرات کے بیانات کا ایک ایک لفظ جو فتنہ مرزائیہ کی خوفناک سازشوں کی قلعی کھول رہا تھا مجلس احرار اسلام نے مرزائیوں کی اسلام اور پاکستان دشمنی کو منظر عام پر لانے کے لئے صدائے احتجاج بلند کی۔

ارباب کشمیر اور اپنی حکومت کو مرزائیوں کی ان ریشہ دوانیوں سے متنبہ کیا، جو وہ کشمیر میں فرقان فورس کی خطرناک سازشوں کے جال بکھیر رہے تھے۔

فرقان فورس کا اختتام :

ہماری حقیقت آفرین صداؤں کو ارباب حکومت نے گوش ہوش سے سنا اور مرزائیوں کی اندرونی اور خفیہ سازشوں کو نہایت خطرناک اقدام قرار دیتے ہوئے کشمیر سے فرقان بٹالین کو فوراً توڑ دیا اور مرزائیوں کو کشمیر سے باہر نکال دینے کا حکم صادر کردیا گیا۔

ہمیں اس بات کا بڑا صدمہ ہے کہ حکومت نے مرزائی سازشوں کی انکوائری منظر عام پر نہیں لائی اسے منظر عام پر لایا جاتا تاکہ دنیا جان لیتی کہ مرزائی کس طرح اسلام اور مسلمانوں سے غداری کرکے انہیں نیست و نابود کرنے کی سازشیں کرتے ہیں۔

سیاسی مسئلہ :

جب پاکستان بن چکا ہے اور جماعتیں دو حصوں میں تقسیم ہوچکی ہیں تو ان حالات میں ہندوستان کی جماعت کا پاکستان سے اور پاکستان کا ہندوستان کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا، اب ہر جماعت اپنی سیاسی و مذہبی پوزیشن اپنے حلقہ اثر کے اعتبار سے برقرار رکھ سکتی ہے۔ چنانچہ ہوا یہ کہ دونوں ملکوں کی تمام سیاسی جماعتوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرکے اپنا سلسلہ منقطع کرلیا یہ بات اصولی طور پر بھی ٹھیک تھی، وہ باتیں جو پاکستانیوں کے لئے مفید ہوسکتی ہیں، وہی باتیں ہندوستانیوں کے لئے بھی مضر ہوسکتی تھیں۔

مرزائی اور قادیان :

لیکن ہندوستان اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں میں سے مرزائی ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ہندوستان مرزائی مرکز ''قادیان'' میں اب بھی رہائش پذیر ہے، اس جماعت کی دونوں جگہ پوزیشن ایک سی ہے، جو وہاں کی جماعت کا امیر ہے، وہی یہاں بھی امیر ہے، دونوں کا مرکز ایک ہے۔

میں ارباب حکومت سے پوچھتا ہوں اس سے زیادہ اور کیا منافقت ہوسکتی ہے کہ مرزائی ایک

ختم نبوۃ

وقت ہندوستان اور پاکستان کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں؟

کیا پاکستان کے کسی ایک مسلمان کو بھی مشرقی پنجاب کے کسی علاقہ کی مسجدوں میں درویش بن کر ہی رہائش اختیار کرنے کی اجازت ہے؟

جب کسی مسلمان کے لئے مشرقی پنجاب میں اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کی کوئی اجازت نہیں ہے تو مرزائیوں کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ بیک وقت پاکستان میں بھی اڈہ جمائے رکھیں اور ہندوستان میں بھی پاؤں جمائے رکھیں؟

کیا حکومت کے پاس اس کا کوئی جواب ہے کہ جب تک مشرقی اور مغربی پنجاب کے تنازعات ختم نہیں ہو جاتے اور ان کا کوئی پرامن حل نہیں ہو جاتا اس وقت تک مشرقی پنجاب میں صرف مرزائیوں کے ساتھ اتنی مراعات ضرور کوئی خطرناک اقدام ہے، ارباب حکومت سے یہ عقدہ حل نہ ہوتا ہو تو کیبنٹ کے آنریبل وزیر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے پوچھ لیجئے جس کی لیاقت کا ڈھنڈورہ پیٹا جارہا ہے۔

مرزائیوں کی جاسوسی:

حضرات! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ فتنہ مرزائیہ کی ابتدا انگریز نے اس لئے کی تاکہ یہ دوسرے ممالک میں جاسوسی کا کام کرتے رہیں، اس لئے مرزائیوں کے ساتھ ہر وہ ملک جو انگریزی حلقہ اثر میں ہے۔ ضرور اس کے ساتھ خصوصی مراعات برتے گا، جس کا مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ دوسرے ممالک میں اگر ہم تبلیغ کی غرض سے جائیں تو وہاں بھی انگریز ہماری مدد کرتا ہے۔

ربوہ کی زمین:

یہ ابھی کا واقعہ ہے کہ پنجاب کے انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے علاقہ چنیوٹ کی کروڑوں روپے کی زمین مرزائیوں کو کوڑیوں میں عطا کر دی، اسی زمین سے ان مرزائیوں نے سترہ کروڑ ۳۴ لاکھ روپے کا نفع کمایا۔

کیا پاکستان کے کسی ایک مسلم ادارے کو اتنی مراعات دی گئیں کہ وہ پاکستان کے ایک خطہ پر اپنی علیحدہ (اسٹیٹ) قائم کر سکے؟ اس سے بڑھ کر انگریز کی مرزائیت نوازی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

مجھ سے پہلے جناب صدر مرکزیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ مرزا محمود نے اپنے ایک بیان میں مریدوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کا نکاح یورپ میں کر دیں تاکہ اگر ہمیں یہاں سے بھاگنا پڑے تو وہاں پناہ مل سکے اور ان گھروں میں جاکر ہم رہائش اختیار کر سکیں۔

آپ حضرات اسی سے اندازہ لگائیں کہ جس انسان کے دل میں ذرا برابر بھی حب الوطنی کا جذبہ موجود ہے وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہوگا کہ اپنے وطن اور اپنے ملک کو بیگانہ وار دیکھے اور باہر بھاگنے کی کوشش کرے؟

دراصل مرزائیوں کو اب اپنی غداریاں نظر آرہی ہیں انہوں نے اپنی سازشوں پر پردہ ڈالنے کی بہت کوشش کی، لیکن مجلس احرار اسلام کی مسلسل جدوجہد اور پیہم مساعی سے ان کی خفیہ ریشہ دوانیاں اب طشت ازبام ہو کر رہ گئیں ہیں۔

انتباہ:

حضرات مجلس احرار اسلام خلوص دل سے یہ چاہتی ہے کہ مسلمانان عالم میں یکجہتی اور اتحاد کا رشتہ قائم ہو تاکہ دشمنان دین اپنی خفیہ سازشوں سے اسلامی مرکز کو تباہ نہ کر سکیں، اگرچہ مجلس احرار اسلام موجودہ انتخابات میں حصہ لینے کا خیال تک نہیں رکھتی اور مرزائیوں کی اسلام اور پاکستان دشمنی پر دور الغدر پکارتی ہے لیکن مجلس احرار کھلے الفاظ میں وارننگ دیتی ہے کہ مرزائی ہر حیثیت سے اسلام کے دشمن اور پاکستان کے غدار ہیں، میں اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سلطنت پاکستان کی سرکاری پارٹی اور حزب مخالف دونوں کو متنبہ کرتا ہوں۔ خبردار! تمہاری کسی پارٹی اور کسی سیٹ سے مرزائی کو ملکی انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ٹکٹ نہ دیا جائے۔

ہم نے تجزیہ بتادیا اور عملاً ثابت کر دیا ہے کہ جب ہمارا ملک بین الاقوامی حالات پر نہیں تھا، ہم نے محسوس کیا کہ ملک کا افق ابھی گدلا ہے، وقت کی نزاکت کا بغور مطالعہ کیا، مؤرخ کہیں یہ لکھنے نہ پائے کہ ملک چاروں طرف سے مصائب میں گھرا ہوا تھا، پوری مملکت طوفانوں کے تھپیڑوں میں الجھی ہوئی تھی، اس وقت مجلس احرار نے نزاکت کا خیال نہ کیا، ہم نے آج سے ایک سال پیشتر ہی الیکشنی سرگرمیاں ملک کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے سپرد کر دیں ہیں۔

ہمارا یہ اقدام سوچا سمجھا ہوا اقدام تھا۔

اب ہمیں اپنے حالات کو اس نکتہ پر پرکھنا ہے کہ اسمبلی کی کرسی پر اگر بشیر الدین محمود یا کسی اور مرزائی نے آنے کی کوشش کی تو ہمیں سیاست سے علیحدہ کہہ کر چپ کرا دینے والو خوب سن لو:

"ہم سیاست سے علیحدہ ہو چکے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے اسلام سے بھی کنارا کشی اختیار کر لی ہے۔"

ملتان والو! اگر کسی طریقہ سے بھی مرزائی اس الیکشن میں آگے آیا تو پھر جو نتیجہ برآمد ہوگا، وہ حضور آپ جانتے ہیں؟

﴿وما علینا الا البلاغ﴾

(روزنامہ "آزاد" لاہور ختم نبوت کانفرنس ۱۹۵۰ء)

تہذیبی خُودکشی

حکیم محمد عمر فاروق شیخ جامپوری

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین، امابعد!

سینما بینی، ٹیلیویژن، وی سی آر، ڈش انٹینا، سرکس، تھیٹر، اسٹیج شو، ویڈیو سینٹروں، ویڈیو، ٹیپ ریکارڈرز اور دیگر لہو لعب کی وباء نے جس قدر ہمارے ملک اور معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے کون ان سے واقف نہیں، جن کے اثرات پریشانیوں کی صورت میں ہر مسلمان کے لئے دردِ سر ہیں، وجہ اس کی محض قرآن و سنت کے دارالشفاء سے بیزاری، علماء کرام، بزرگان دین و صوفیائے کرام سے کنارہ کشی ہے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ مسلمان ان (مذکورہ) چیزوں کے برے اثرات سے واقف نہیں، ان سے جان چھڑانا بھی چاہتے ہیں، تاہم اس مقصد کے لئے کوشاں نہیں ہیں۔ محض لوگوں کی خصوصاً مسلمانوں کی اس طرف توجہ مبذول کرانے، اور ملک وملتِ اسلامیہ سے ان (مذکورہ) وباؤں کو ختم کرنے کے لئے ناچیز سینمابینی، ٹیلیویژن، وی سی آر، ڈش انٹینا، سرکس، تھیٹر، اسٹیج شو، ویڈیو سینٹروں، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈرز وغیرہ کے ذریعہ پیدا ہونے والے سماجی، معاشرتی، فکری، دنیاوی، اخروی اقتصادی، نقصانات بروئے نظر لانے کی جسارت کر رہا ہے، ان تفصیلات کے مطابق قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح خوب عیاں ہو جائے گی کہ مذکورہ بالا وباؤں سے معاشرے میں بے شمار، سماجی، اخلاقی برائیاں جنم لے رہی ہیں، جن سے مسلمانوں خصوصاً بچوں اور عورتوں کے اخلاق کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے جو کہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ان وباؤں نے ہماری ملی اور دینی اقدار کو خس و خاشاک کی طرح بہادیا ہے، ان کی چمک دمک نے ہمیں کچھ اس طرح مبہوت کر دیا ہے کہ ہم یہ تمیز بھی نہ کر سکے کہ ان چمکتی ہوئی اداؤں میں زرِ خالص کتنا ہے اور کھوٹ کتنا؟ اس تیز و تند سیلاب کے مقابلہ میں ہم اتنے بے بس ہو کر رہ گئے کہ ہماری اکثریت نے اپنے آپ کو پوری طرح اس کے حوالے کر دیا، نتیجتاً ہمارا معاشرہ تلپٹ ہو گیا اور ہمارے خاندانی نظام کا شیرازہ کچھ اس طرح منتشر ہوا کہ کوچہ کوچہ ہماری اس تہذیبی خودکشی پر نوحہ کر رہا ہے۔

فلم ٹی وی، وی سی آر، فحاشی، بے حیائی، اور بے غیرتی پیدا کرتی ہیں:

فلم، ٹی وی، وی سی آر کا پہلا حملہ حیاء اور غیرت کے جذبات پر ہوتا ہے۔ تاثر و انفعال اور نقل رجحانات کے فطری جذبہ کے تحت بے حیائی اور بے غیرتی کے سین و مناظر جب انسان دیکھتا ہے تو دیکھنے والے کی غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے اور وہ بذاتِ خود بے حیاء و بے غیرت بن جاتا ہے...... جب دن میں کم از کم ایک گھر میں ٹی وی، اور کئی کئی گھنٹے سینما اور وی سی آر کے ذریعہ فلموں میں عورتیں، بے پردہ پوز دیکھتی ہیں، ان کے ناچ گانے، بے پردگی اور فحش اور ادائیں اور اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں دیکھتی ہیں اور اخباروں اور فلمی رسالوں میں ان کے حسن و نزاکت پر تبصرے پڑھتی ہیں اور ان سے مرعوب و متاثر ہوتی ہیں، تو جوان لڑکیاں جب ذکاراؤں کی تنگ لباسی، اور بسا اوقات بے لباسی دیکھتی ہیں، جیساکہ آج کل انڈین و پاکستانی، انگلش اور پشتو فلموں میں نمایاں ہے، تو انہیں تمام تر خاندانی شرافت اور پردہ داری کے خاندانی جسموں پر چڑھا ہوا رقعہ بوجھ معلوم ہونے لگتا ہے۔ ڈھیلا لباس کاٹنے کو جی چاہتا ہے اور دوپٹہ سر کی بجائے سرک کر کندھے پر آجاتا ہے، معقول شرعی اور شریفانہ لباس جسم کے نشیب و فراز کے عین مطابق بلکہ اکثر اوقات ان سے بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ قمیضوں کے تنگ گلے آہستہ آہستہ کھلنے لگتے ہیں اور نوبت بے لباسی تک جا پہنچتی ہے، خود کو گمراہ کرنے کو خوب دل چاہتا ہے، یہ سب ہلاکت خیز تفریحات، سینما، ٹی وی، وغیرہ کا نتیجہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کا مفہوم ہے:

"جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں اور غیر مردوں کو اپنی طرف کھینچیں اور خود بھی ان پر ریجھیں اور ناز سے بختی اونٹ کی طرح گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی بو پائیں گی۔" (مسلم شریف)

ایک روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کو نظر آنا جائز نہیں ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔" (ابوداؤد شریف)

ان سب باتوں کو جاننے کے باوجود نہ جانے لوگ کیوں ان برائیوں سے باز نہیں آتے، نہ صرف خود یہ برے کام کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو

برائیوں کی ترغیب دیتے ہیں۔

ویڈیو سینٹروں میں نہ صرف مرد ہی جاتے ہیں بلکہ عورتیں اور نابالغ بچے بھی خود ان کیسٹوں کو اور اخلاق سوز فلموں کو حاصل کرنے کے لئے ویڈیو سینٹروں میں جاتے ہیں، اور ویڈیو سینٹر بھی اب اس قدر عام ہو گئے ہیں کہ کسی شہر کا کوئی روڈ ایسا نظر نہیں آتا جس پر کوئی ویڈیو سینٹر نہ ہو۔ اول تو آپ کو ہر روڈ اور ہر مارکیٹ میں درجنوں کے حساب سے ویڈیو سینٹر ملیں گے، ورنہ دو چار تو کہیں نہیں گئے۔ حکومت پاکستان کو خصوصی طور پر اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

آخر ان ویڈیو سینٹروں کی وجہ سے مردوں، بچوں اور عورتوں میں جو سماجی و معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟ ویڈیو سینٹروں سے نوجوانوں اور بچوں میں تعلیمی دلچسپی انتہائی کم اور بداخلاقی انتہائی عروج پر چلی گئی ہے، ان سے غیر اخلاقی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان ویڈیو سینٹروں کو فی الفور بند کرائے اور ان کے مالکوں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف فی الفور کارروائی کرے، تاکہ آئندہ کسی کو بھی ملک اور قوم کے مستقبل، نوجوانوں کے اخلاق اور کردار تباہ کرنے کی جسارت نہ ہو۔

الٰہی خیر ہو کہ فتنہ آخر زمان آیا
رہے ایمان و دین باقی کہ وقت امتحان آیا

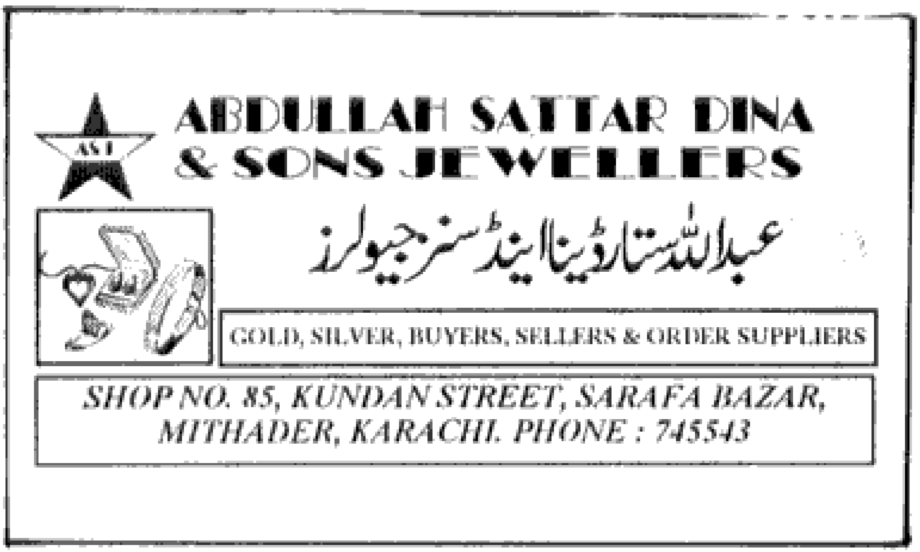

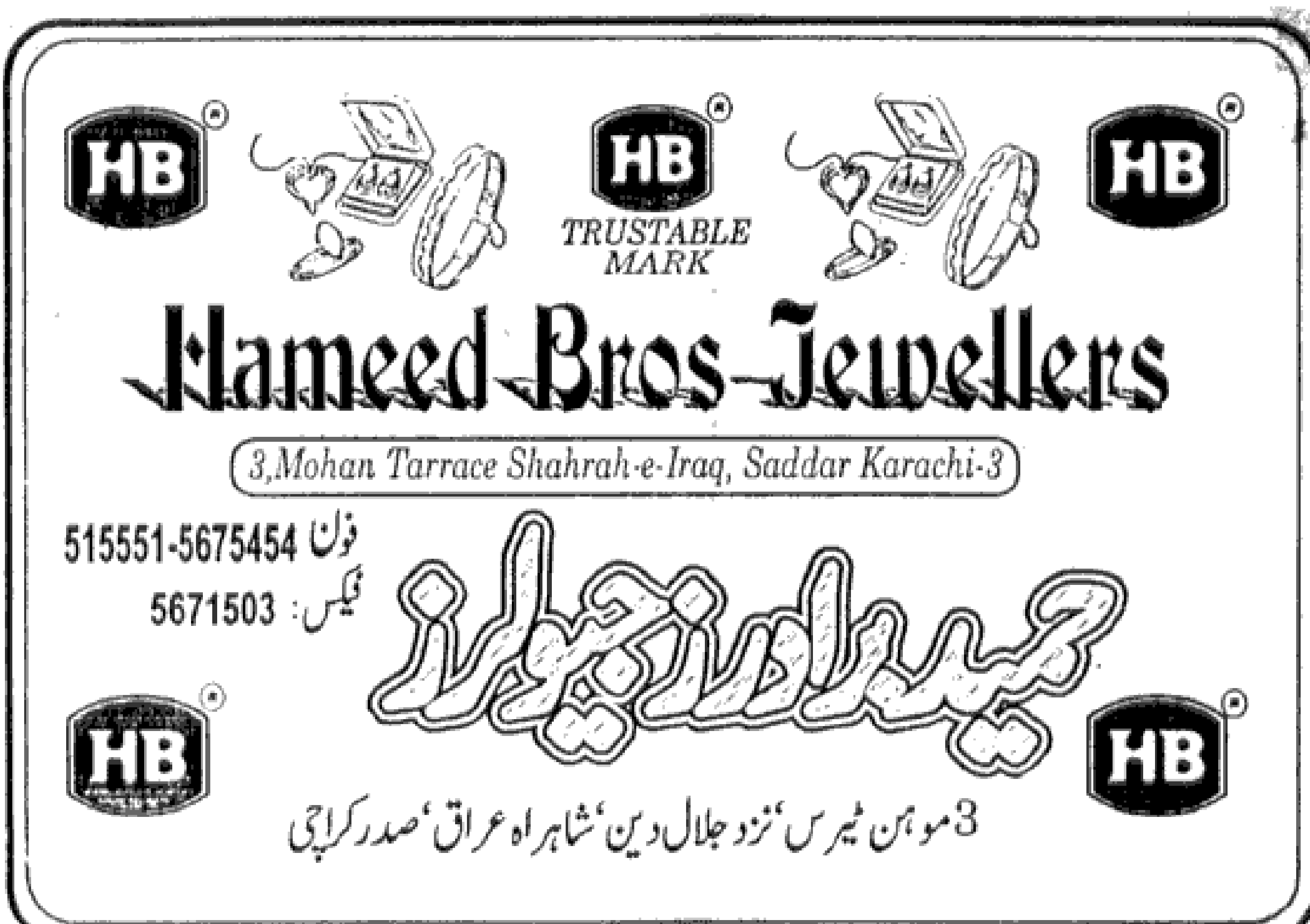

ختم نبوۃ

قاضی محمد ارشد الحسینی

شہیدِ فی سبیل اللہ کا مُقام

علمأ دیوبند کی نظر میں

علیم و خبیر اللہ نے اپنی سچی اور لاریب کتاب میں شہید فی سبیل اللہ کا مقام اس طرح واضح فرمایا:

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کئے جائیں تم انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور ان کے رب کے ہاں سے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔" (سورۂ آل عمران)

شہید فی سبیل اللہ کو صرف حیات جاودانی ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ رزق بھی عطا فرماتے ہیں اور یہ ایسا انعام ہے کہ اس پر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور اس کے انکار سے منع فرمایا اور منع بھی اتنی شدت اور اہتمام کے ساتھ صرف یہ نہیں کہ تم زبان سے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو۔

بحمد للہ تعالیٰ ایک ایمان والے کو تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی حقانیت اور سچائی پر پورا پورا یقین ہوتا ہے مگر بعض عقل کے پرستار حیات شہدأ کا صرف اس لئے انکار کر دیتے ہیں کہ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی، چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ بعض اوقات اس دنیا میں ہی ایسے واقعات کو آشکار فرما دیتے ہیں جن کی حقانیت اور سچائی روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے اور عقل کے پرستار بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

چنانچہ ہمارے دور کے مجاہدین اور شہدأ فی سبیل اللہ کے محیر العقول واقعات اکثر جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ذیل میں ایک عجیب واقعہ پیش کیا جاتا ہے، یہ واقعہ علمأ دیوبند کے معروف شاعر حضرت سید امین گیلانی مدظلہ العالی کی مرتبہ کتاب "بخاری کی باتیں" کے صفحہ ۱۰۶ سے نقل کیا گیا ہے۔

یاد رہے اس واقعہ میں جن عظیم شخصیات کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرگودھوی ہیں اور دوسرے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ ہیں اور تیسرے بزرگ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے موجودہ گدی نشین شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے پیرو مرشد شیخ وقت، قطب زمانہ، امام الاولیأ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حضرت خواجہ خواجگان خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا مقام و مرتبہ کسی دیوبندی پر مخفی نہیں، آپ تمام علمأ دیوبند کی دینی و روحانی و جہادی تنظیموں اور جماعتوں کے سرپرست ہیں اور لاکھوں دیوبندی عوام و علمأ آپ کے مرید ہیں۔ تو گویا یہ واقعہ تمام علمأ دیوبند کا مصدقہ ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب (سرگودھا) نے احقر سے خود یہ واقعہ بیان فرمایا کہ:

"شاہ جی ایک دفعہ میرے مربی اور مرشد حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں "کندیاں" تشریف لے گئے، حضرت نے ایک خادم کو بھیج کر مجھے بلوایا اور مجھ سے فرمایا کہ بخاری صاحب آئے ہوئے ہیں۔ تم ان کے پاس رہو تم ان کے مزاج شناس ہو، میں تو خاموش طبیعت آدمی ہوں، ان ایام میں ایک روز عصر کی نماز میں شاہ جیؒ اور میرے حضرت رحمۃ اللہ علیہ باجماعت نماز میں ساتھ ساتھ ساتھ ہی کھڑے تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میرے حضرت نے فوراً ہی فرمایا محمد شفیع طبقات شافعیہ کی آخری جلد جلدی لے آؤ، میں لے کر آیا تو فرمایا کہ فلاں باب نکالو، باب نکالا تو فرمایا بلند آواز سے پڑھو، میں نے پڑھا تو شاہ جیؒ رونے لگے اور حضرت یہ کہہ کر تشریف لے گئے: "شاہ صاحبؒ بات سمجھ میں آگئی" بعد میں شاہ جیؒ سے میں نے پوچھا کہ کیا بات تھی؟ شاہ جیؒ نے فرمایا کہ:

"وہ واقعہ یہ ہوا کہ میں حضرت کے ساتھ نماز میں کھڑا تھا تو اچانک میرا خیال اس طرف چلا گیا کہ حضرت کے صاحبزادے فوت ہوگئے اور ان کی دو جوان بیویاں بیوہ ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جوانیاں عزت و آبرو سے گزار دے اس پر حضرت نے طبقات شافعیہ والا قصہ سنا کر میری تشفی فرمائی کہ اگر ایک عورت بارہ سال بغیر کچھ کھائے پیئے گزار سکتی ہے تو میری بہوئیں خواہشات نفسانی سے محفوظ کیوں نہیں رہ سکتیں؟"

طبقات شافعیہ کا واقعہ حسب ذیل ہے:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ مصر میں ایک عورت نے بارہ سال کچھ نہیں کھایا، یہ اور بالکل تندرست و توانا ہے، مجھے اس معاملے کی تحقیق اور اس عورت سے ملنے کا بڑا شوق پیدا ہوا جب میں اس کی رہائش گاہ پر پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ کسی گاؤں میں اپنی ہمشیرہ سے ملنے گئی ہوئی ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: میں بھی اسی طرف

ختم نبوۃ

چل دیا، امام صاحب جا ہی رہے تھے کہ ایک عورت کو اسی راستے میں دوسری طرف سے آتے ہوئے دیکھا۔

امام صاحب فرماتے ہیں: مجھے شبہ ہوا یہ وہی عورت نہ ہو میں نے اس سے پوچھا تو وہی عورت نکلی اور اس نے واقعہ کی تصدیق کی میں نے جب سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میرا خاوند فلاں جہاد میں شہید ہوا تو میں اس کی لاش پر گئی، اس کی نعش کو دیکھ کر رو رہی تھی کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ خواب میں دیکھتی ہوں کہ میرا خاوند دوسرے چند شہیدوں کے ساتھ کچھ کھا رہا ہے، میرے خاوند نے ساتھیوں سے کہا یہ میری دنیا کی بیوی ہے اجازت ہو تو اسے کچھ کھانا دے دوں؟ انہوں نے اجازت دے دی تو اس نے اس میں سے کچھ مجھے دیا، جسے میں نے کھالیا، اسی اثنا میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس غذا کا ذائقہ میری زبان پر تھا، اس دن سے آج تک مجھے بھوک نہیں لگی نہ کچھ کھانے کو جی چاہتا ہے بلکہ دنیا کا کھانا دیکھ کر طبیعت نفرت کرتی ہے۔

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۱۹۳۵ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

چالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینیوں کے دل چھوٹ جاتے، غاروں سے ہم کلام ہوتا تو جھوم اٹھتے، چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں، سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہو جاتے، درختوں کو پکارتا تو وہ رونے لگتے۔ کنکریوں سے کہتا تو وہ لبیک کہہ اٹھتیں، صر صر سے گویا ہوتا تو وہ صبا ہو جاتی، دھرتی کو سناتا تو اس میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے جنگل لہرانے لگتے، صحرا سر سبز ہو جاتے۔

میں نے ان لوگوں کو خطاب کیا جن کی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں، جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط ہے، جن کے ضمیر عاجز آچکے ہیں جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں، جن کی پریشانیاں نہایت خطرناک ہیں، جن کی منزل المناک جن سے گزر جانا طربناک ہے، جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے۔"

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

مساجد کے لئے خاص رعایت
ط
جبار کارپٹس
ڈیلرز: ☆زینت کارپٹ، ☆ مون لائٹ کارپٹ، ☆ نیر کارپٹ، ☆ثمر کارپٹ، ☆ وینس کارپٹ، ☆ اولمپیا کارپٹ
پتہ: این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

ختم نبوۃ

حافظ ممتاز علی

عظیم مذہبی اسکالر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت

جید عالم دین، عظیم محقق بیسیوں کتب کے مصنف، مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء کو شہید کر دیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولاناؒ کی شہادت سے عالم اسلام خصوصاً اہل پاکستان ایک عظیم مذہبی اسکالر سے محروم ہو گئے، قحط الرجال کے اس دور میں مولاناؒ کی شہادت ایک عظیم سانحہ ہے۔

مولانا لدھیانویؒ نے اپنی ساری زندگی تعلیم و تدریس، تحقیق، تبلیغ، ترویج و اشاعت اسلام میں گزاری، آپ کی شخصیت اور آپ کا علمی تحقیقی کام پوری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مولانا لدھیانویؒ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے شاید وہ کبھی پُر نہ ہو سکے کیونکہ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ابتدائی حالات: آپ کی تاریخ ولادت محفوظ نہیں ہے تاہم سن ولادت ۱۹۳۲ء ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام الحاج چوہدری اللہ بخش تھا۔ مولانا لدھیانویؒ کا تعلق مشرقی پنجاب کے ضلع لدھیانہ کے شمال مشرقی کونے دریائے ستلج کے درمیان ایک چھوٹی سی جزیرہ نما بستی عیسیٰ پور سے تھا۔ آپؒ کی والدہ شیر خوارگی کے زمانے میں ہی انتقال کر گئی تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد مشرقی پنجاب سے کئی ماہ کی خانہ بدوشی کے بعد ۳۲۰ ڈبلیو بی ضلع ملتان میں قیام پذیر ہوئے۔

ابتدائی تعلیم و فراغت: قرآن کی تعلیم اپنے دادا کے پیر بھائی قاری ولی محمد صاحب سے حاصل کی ۱۲ برس کی عمر میں لدھیانہ کے مدرسہ محمودیہ میں اللہ والا میں داخل ہوئے اور مولانا عبداللہ سے فارسی پڑھی اس کے بعد مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے مدرسہ انوریہ میں داخلہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد منڈی جہانیاں میں مدرسہ رحمانیہ میں تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اس کے علاوہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر بعد ازاں جامعہ خیر المدارس ملتان میں زیر تعلیم رہے ۵۴-۱۹۵۳ء میں جامعہ خیر المدارس سے دورۂ حدیث شریف مکمل کیا۔

تدریس: تکمیل کے بعد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے حکم سے روشن والا لائل پور (فیصل آباد) کے مدرسہ میں تدریس شروع کی۔ دو سال کے بعد ماموں کانجن چلے گئے، وہاں مولانا محمد شفیع ہوشیارپوری کی معیت میں تقریباً دس سال قیام رہا مولانا یوسف بنوریؒ کی وفات کے بعد آپ کراچی تشریف لے گئے۔

بیعت: آپؒ ابتداءً بیعت حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے ہوئے ان کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے بعد ازاں ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب سے اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز تھے۔

تصانیف: آپ صاحب قلم شخصیت تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم میں زور رکھا تھا، آپ کی تصانیف ٹھوس دلائل اور ادبی رنگ سے مزین ہیں۔ جدید اردو میں ہونے کی وجہ سے بہت مقبول ہیں، آپ کی معروف تصانیف میں چند یہ ہیں: "آپ کے مسائل اور ان کا حل" نو جلدیں یہ ان مسائل کا مجموعہ جو کہ آپ روزنامہ جنگ کراچی میں عوام الناس کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیتے تھے، یہ سلسلہ بہت مقبول ہوا۔ "اختلاف امت اور صراط مستقیم" یہ آپ کی معروف تصنیف ہے جس میں آپ نے موجودہ فرقہ وارانہ ماحول میں اہل حق کی نشاندہی فرمائی ہے اور باطل نظریات کا ٹھوس علمی انداز میں رد کیا ہے۔ اس کے علاوہ عصر حاضر احادیث کے آئینہ میں، ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ، شخصیات و تاثرات، رسائل یوسفی، الطیب النغم، سیرت عمر بن عبدالعزیز، حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)، دنیا کی حقیقت، تحفۂ قادیانیت تین جلدیں اس کے علاوہ رد قادیانیت پر آپ کی تصانیف درجن سے زائد ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ہفت روزہ "ختم نبوت" کے مدیر اعلیٰ، ماہنامہ "بینات" کراچی کے امیر، ماہنامہ "لولاک" ملتان کے مدیر اعلیٰ تھے۔

دینی حمیت: مولانا لدھیانویؒ کے اندر دینی حمیت بہت تھی، مسلک حق کا دفاع کرنا اپنا فریضہ سمجھتے تھے۔ آپؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر تھے اور رد قادیانیت پر گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے تھے، اس کے باوجود اخلی فتنوں، رفضیت، مودودیت اور خارجیت کی خطرناک چالوں سے بھی بے خبر نہ تھے اور ان کے تعاقب اور مسلک حق کے تحفظ کو بھی ضروری سمجھتے تھے۔ آپ کی دینی حمیت کی ایک مثال یہ ہے کہ مولانا اسحاق سندیلوی، جنہیں

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے انڈیا سے پاکستان بلایا تاکہ وہ یہاں علمی کام کریں، شروع شروع میں سندیلوی صاحب نے اچھی کتب تصنیف کیں لیکن بعد ازاں ان کا میلان خارجیت کی طرف ہونے لگا اور وہ پاکستان میں خارجی گروہ کے لیڈر کی حیثیت سے نمایاں ہونے لگے اور اپنے قلم سے مسلک اہل سنت والجماعت کو مجروح اور خارجیت کو فروغ دینے لگے، ان حالات میں وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ (جو کہ عقائد اہل سنت والجماعت کا تحفظ اور باطل فرقوں کا تعاقب دینی فریضہ سمجھتے ہیں اور موجودہ فرقہ وارانہ ماحول سے بالاتر ہو کر خالص سنی فکر کو عام کر رہے ہیں) نے مولانا محمد اسحاق سندیلوی کے باطل نظریات کے خلاف "خارجی فتنہ" کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی، جب یہ کتاب تبصرے کے لئے مولانا لدھیانویؒ کے پاس گئی تو آپ بجائے مولانا محمد اسحاق کا ساتھ دینے کے مسلک حق کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے پیش کردہ موقف کی بھرپور تائید کی اور لکھا کہ: "مولانا قاضی مظہر حسین نے اہل حق کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔" مولانا لدھیانویؒ کی اس تائید سے خارجی گروہ کو بڑی تکلیف ہوئی، مولانا اسحاق سندیلوی بھی سخت ناراض ہوئے اور مولانا لدھیانویؒ پر بھی دباؤ ڈالا کہ آپ اس تائید سے رجوع کریں۔ مولانا کو طرح طرح سے پریشان کیا گیا، لیکن مولانا لدھیانویؒ مسلک حق پر مضبوطی سے قائم رہے اور مجبوراً مولانا اسحاق سندیلوی آپ کے مدرسے سے مستعفی ہوگئے۔ آپ نے سب کچھ برداشت کر لیا لیکن مسلک حق کی ترجمانی سے باز نہ آئے۔

خدا رحمت کند ایں پاک طینت را

شہادت کی تمنا: حضرت مولانا لدھیانویؒ کی تمنا تھی کہ انہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔ چند روز قبل آپ افغانستان کا دورہ کر کے واپس آئے تو ایک انٹرویو میں فرمایا کہ: "میرے لئے دعا کریں کہ

باقی صفحہ 26 پر

مرزا قادیانی

وہ کاذب ہے اکذب ہے جھوٹا نبی ہے
وہ جھوٹا ہے مہدی وہ شیطان جلی ہے

کبھی ہے بروزی کبھی ہے وہ ظلی
حقیقت میں انگریز کا ہے مصلی

مسیلمہ طلیحہ کا ہے وہ برادر
وہ دریائے کذب و ریا کا شناور

وہ ہٹم محمدی پہ مرتا رہا ہے
سدا اس کی فرقت میں جلتا رہا ہے

فقط ٹیچی ٹیچی ہے پیغام اس کا
جہنم کے ماتھے پہ ہے نام اس کا

نہ مکی نہ مدنی وہ ہے قادیانی
کہیں اس کو ابلیس و دجال ثانی!

منافق ہے کافر ہے دجال ہے وہ
کہ جھوٹی نبوت کی فٹ بال ہے وہ

وہ شیطان مجسم ہے مکار بھی ہے
سنو منتظر کہ وہ بدکار بھی ہے

حکیم محمد شریف خان منتظر درانی (مرحوم کروڑ لعل عیسن)

ختم نبوۃ

بابو شفقت قریشی سہام

بارانِ رحمت کے لئے نماز استسقاء

توبہ واستغفار اور دعاؤں کی ضرورت

زمین کی تمام رونقیں اور انسانی زندگی و خوشحالی کا دارومدار بارش پر ہے' بارش نہ ہو تو زمین گویا مردہ ہو جاتی ہے' ہر طرف بے رونقی اور مایوسی دکھائی دیتی ہے' خاک اڑنے لگتی ہے' طرح طرح کی بیماریاں حملہ کر دیتی ہیں' انسانی آرام وآسائش کے اسباب مفقود ہو جاتے ہیں' سامان معیشت ناپید ہو جاتا ہے' بے شک جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت احسانات ہیں وہاں رحمت کی بارش کا نزول ایک عظیم احسان ہے۔ بارش کے بارے میں ایک نظریہ یہ ہے کہ عمل تبخیر سے پانی سمندر سے بخارات کی شکل میں اٹھتا ہے جس سے بادل بن جاتے ہیں اور ان بادلوں کے پہاڑوں سے ٹکرانے سے بارش برستی ہے' جبکہ سائنس دانوں کا دوسرا نظریہ یہ ہے کہ شہابئے ٹوٹنے سے فضا کی بلند تہوں میں خورد بینی غبار بارش برسانے کا محرک بنتا ہے۔ علوم جدیدہ سے بارش کے محرکات کے بارے میں جو بھی نتائج مرتب کئے جائیں مالک کائنات کے حکم کے بغیر نہ تو عمل تبخیر اور نہ ہی خورد بینی غبار بارش کا سبب بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بارش کے نزول کے بارے میں اپنی حکمت ربوبیت اور شان خلاقیت کا ذکر کر کے سائنس کی دنیا کو چونکا کر رکھ دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

> ترجمہ : "اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے' پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں' پھر اللہ اس کو جس طرف چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے' پھر تم بارش کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتی ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ خوش ہونے سے پہلے ان پر برسے ناامید تھے۔" (سورۃ روم)

یہ تروتازگی اور دنیا کی رونقیں بارش کی مرہون منت ہیں۔ پانی ایک اہم بنیادی انسانی ضرورت ہے جس کے بغیر انسانی زندگی کا تصور ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔ پانی کی نعمت نہ صرف آسمانی بارش سے براہ راست عطا ہوتی ہے بلکہ زیر زمین بھی اس کے خزانے موجود ہیں۔ چشمے' ندی' نالے' کنوئیں' دریا اور ٹیوب ویل وغیرہ ایک ایسا نظام ہے جس کے جاری رہنے سے ہی یہ دنیا آباد ہے۔ کرۂ ارض میں بعض علاقے پانی کی فراوانی سے محروم ہیں اور بعض علاقوں میں پانی کم اور تیل زیادہ ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی اراضی کا بیشتر حصہ بارانی ہے ہر وقت بارش ہونے سے کامیاب فصلیں تیار ہوتی ہیں جبکہ بارش کی کمی کے باعث غلہ کی قلت پیدا ہو جاتی ہے۔

انسان کا کام ہے کہ بندگی کرے اور اللہ کی نعمتوں کا ہر گھڑی شکر ادا کرے اور اس کی یاد سے کبھی بھی غافل نہ ہو' بدقسمتی سے آج ہم نے اللہ کی یاد سے غافل ہو کر لہو لعب کی زندگی گزارنی شروع کر دی ہے۔ بے حیائی' جھوٹ' فریب اور ان گنت خرافات کا بول بالا ہے۔ گھر گھر میں ٹیلیویژن کیا کم تھے کہ اوپر سے ڈش انٹینا کی لعنت سے مغربی ممالک کی بے حیائی' پاپ میوزک اور عریانی سے ہماری نسل نو کے اخلاق تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ ناچ گانا' رنگ رلیاں اور شعائر اللہ سے مذاق بھی ہمارے شامت اعمال کا سبب ہیں۔ اللہ کی یاد سے غافل ہونے اور ہماری بداعمالیوں کے نتیجے میں کئی ماہ سے باران رحمت کا نزول نہیں ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

> ترجمہ : "تم پر جو مصیبت بھی آتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے۔" (سورۃ شوریٰ)

یہ مصائب جو تم پر نازل ہوئے ہیں یہ محض بطور تنبیہ ہیں تاکہ تم ہوش میں آؤ اور اپنے اعمال کا جائزہ لے کر دیکھو کہ اپنے رب کے مقابلے میں تم نے کیا روش اختیار کر رکھی ہے۔ اور یہ سمجھنے کی کوشش کرو کہ جس اللہ سے تم بغاوت کر رہے ہو اس کے مقابلے میں تم کتنے بے بس ہو۔ طویل عرصہ سے بارش نہ

ہونے کی وجہ سے دریا' ڈیم اور ندی نالے بالکل خشک ہوگئے ہیں۔ زیر زمین پانی کی سطح بہت نیچی چلی جانے سے کنوئیں اور ٹیوب ویل بھی خشک ہوگئے ہیں ہر طرف پانی پانی کی صدائیں بلند ہورہی ہیں نہ صرف استعمال کے لئے بلکہ پینے کے لئے بھی پانی کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اسلام آباد جیسے بارونق شہر میں بھی پانی کی راشن بندی کرنی پڑگئی ہے۔ ڈیم خشک اور پہاڑوں سے پھوٹنے والے چشمے بھی ویران دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا سبب سائنس دانوں کی رپورٹیں ہوا کے دباؤ کی کمی یا زیادتی وغیرہ بتاتی ہیں مگر اللہ کے نیک بندوں کی نگاہیں خالق کائنات سے لگی ہوئی ہیں' کیونکہ یہ رب کائنات کو راضی کرنے کا موقع ہے اگر ہم نے اب بھی مادیت پرستی کو چھوڑ کر اپنے رب کا سہارا نہ لیا تو نہ جانے حالات پانی کی قلت سے بھی آگے بڑھ کر پانی کے قحط کا سبب نہ بن جائیں۔ اس موقع پر جہاں حقوق اللہ پورے کرنا ضروری ہیں وہاں حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔ توبہ واستغفار کرنے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے کی بے حد ضرورت ہے کیونکہ اللہ کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی ہے اور وہ حد سے بڑھ جانے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا مانگا کرو' وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔" (القرآن)

بارش نہ ہونے کی صورت میں حضور اکرم ﷺ خصوصیت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارش نازل نہ ہوئی تو آپ ﷺ صبح سویرے ہی صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے' ابھی سورج کا ایک کنارہ ظاہر ہوا تھا کہ منبر پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

"سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے جہانوں کا' بخشش کرنے والا مہربان مالک دن جزا کا' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے' الٰہی! تو ہی اللہ ہے' نہیں ہے کوئی معبود سوائے آپ کے تو ہی غنی ہے اور ہم محتاج ہیں' برسا ہم پر بارش اور کردے باراں رحمت کو ہماری قوت کا اور پہنچنے کا سبب ایک وقت (موت) تک۔" (سنن ابی داؤد)

دوسری دعا:

"الٰہی! پانی پلا اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو اور پھیلادے اپنی رحمت اور زندہ کردے اپنے مردہ شہر۔" (مشکوٰۃ)

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک زاہد پرہیزگار ولی اللہ تھے' جب بارش نہ ہونے سے خشک سالی ہوئی تو ہر شخص نے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں' پھر بھی بارش نہ ہوئی تو ذوالنون مصریؒ نے خود کو سب سے زیادہ گناہ گار کہہ کر علاقہ سے کوچ کرلیا۔ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ ان کے جانے سے بہت زیادہ بارش ہوئی۔ اللہ کے بندے نیک بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی انکساری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ خود کو سب سے بڑا گناہگار سمجھتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرکے خشوع و خضوع سے گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں' نماز استسقاء کے ذریعہ بارش کے لئے دعا کرنا ایک مستحب طریقہ ہے۔ نوجوان' بوڑھے' بچے سادہ لباس میں پیدل چل کر چوپایوں کو ساتھ لے کر آبادی سے باہر نکل جائیں' صدقہ خیرات کریں' روزہ رکھیں' حقوق العباد پورے کریں جماعت کے ساتھ دو رکعت ادا کی جائیں۔ امام قرأت اونچی آواز میں کرے' نہ اذان کہی جائے اور نہ اقامت۔ سلام پھیر کر عید کی طرح امام دو خطبے پڑھے' اس کے بعد توبہ استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے گڑگڑا کر بارش کے لئے دعا مانگی جائے یہ عمل تین دن تک جاری رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر پوری کائنات کو اس کے لئے مسخر کردیا ہے' لیکن انسان لہو ولعب میں بھول جاتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے یہ سب اللہ کی عنایت ہے' لیکن انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسن کو فراموش کرکے مادیت کا شکار ہوجاتا ہے' اللہ تعالیٰ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے رکھتا ہے بشرطیکہ کوئی کھٹکھٹانے والا ہو۔ آج کل پانی کا قحط جو ہمیں اپنی لپیٹ میں لیئے ہوئے ہے' انسانوں کے ساتھ ساتھ چرند' پرند بھی بارش کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں یہ اسی وقت دور ہوسکتا ہے جب ہم توبہ واستغفار کرکے اپنے پروردگار کو راضی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے۔ (آمین)

تحریر: خواجہ عطاء المومن، خانگڑھ

مزاح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم، رہبر اعظم، نبی مکرم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شگفتہ مزاجی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مجلس کو باغ وبہار بنا دیتے تھے، کسی سے مزاح میں گفتگو فرماتے تو مزاح کا مزاح ہوتا۔ مگر حقیقت سے سر مو تجاوز نہ ہوتا، مزاح میں بھی حقیقت کی روح ٹپکتی تھی، جھوٹ کا ذرا بھی شائبہ تک نہ ہوتا تھا۔

مزاح کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مقدس پر ادا ہونے والے الفاظ پورا مزہ سمیٹ کر لاتے اور صحیح لطف اندوزی کا دروازہ کھل جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاحیہ پہلوؤں کا مطالعہ کریں تو یقیناً ہم مسکراہٹ اور مسرت سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ چند واقعات نذر قارئین ہیں:

☆......"لا تدخل الجنۃ عجوز" بوڑھیا آئی اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً فرمایا: "بوڑھیا جنت میں نہیں جائے گی" وہ تو رونے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جنت میں جانے والیوں کو اللہ تعالیٰ جوانی سے سرفراز فرمائے گا۔"

☆......کسی دعوت کی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع دیگر صحابہ کرامؓ چھوہارے کھا رہے تھے اور گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے پھینکتے جاتے، کھا چکنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ: اف! کہ اے علیؓ! اتنے چھوہارے کھا گئے ہو کہ گٹھلیوں کا انبار لگا پڑا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ جی ہاں! مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو چھوہارے معہ گٹھلیوں کے کھا گئے ہیں۔

☆......دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے گماشتوں نے خوش گپیوں میں کتنے ناپسندیدہ الفاظ استعمال کر کے دین اسلام کی کس طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔ انہوں نے جو تحریری اثاثہ چھوڑا ہے، اس سے لوگوں کے ذہن کس قدر مخدوش ہوئے ہیں۔

اور ان کی ذہنی پرواز کا اندازہ قارئین کرام خود لگائیں:

تمسخر رب کعبہ سے تو تلعب دین بر حق سے
کہاں تک بڑھ گئی اس دشمن دیں کی بیباکی

◈......مرزا صاحب کے اپنے الفاظ کتاب کشتی نوح صفحہ ۴۷:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

◈......حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ (ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی مصنف قاضی یار محمد قادیانی)

◈......جلال الدین شمس قادیانی اپنی کتاب "منکرین خلافت کا انجام" صفحہ نمبر ۹۶ پر لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا، آپ نے اس کی خاطر سے پہن لیا مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے، دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔"

صاحبزادہ بشیر احمد اپنی کتاب "سیرت المہدی" حصہ دوم صفحہ ۵۸ پر لکھتے ہیں:

"بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں، بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا۔"

◈......مرزا صاحب دوائیاں بھی وحی کی رو سے تیار کیا کرتے تھے، چنانچہ مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی، اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا۔" (بحوالہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

◈......مرزا صاحب اپنے ایک دوست کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

"ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے، اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے، اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لاویں قیمت یہاں سے دے دی جائے گی، مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے، پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے۔" (مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیان صفحہ ۲)

ختم نبوت

اخبارِ ختمِ نبوت

قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خان محمد کی اپیل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا احتجاج
اسلامی ممالک اسرائیل، امریکہ اور ان کے اتحادیوں کا تیل بند کر کے فلسطینیوں پر ظلم بند کروائیں (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا مطالبہ)

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان کراچی، مولانا بشیر احمد، مولانا خدا بخش، مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالعزیز جتوئی کوئٹہ، مولانا حافظ احمد بخش رحیم یار خان، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا فقیر محمد فیصل آباد، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی لاہور، مولانا محمد علی صدیقی ککری، مولانا عزیز الرحمن ثانی شیخوپورہ، مولانا فقیر اللہ اختر گوجرانوالہ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی خالد میر کوٹلی آزاد کشمیر اور مفتی محمود الحسن راولپنڈی سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین، عہدیداران، قائدین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف، نائب امیر سید نفیس الحسینی لاہور کے حکم پر ملک بھر میں اسرائیل کے نہتے فلسطینیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے انہیں شہید کرنے کی پرزور مذمت کی۔ جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالبان کی عسکری فتوحات کے بعد عالم کفر امریکہ، بھارت / انڈیا کی اسلام دشمن سرگرمیاں روزافزوں ہیں، جبکہ اسلامی ممالک کے حکمران خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی ظالمانہ سرگرمیوں پر نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ یہ انسانی حقوق کی این جی اوز محض اسلامی ممالک میں نام نہاد انسانی حقوق پر آواز اٹھا کر اپنی نوکری پکی کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور جب مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے عالم اسلام کے حکمرانوں سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا تیل بند کر کے فلسطینیوں پر مظالم رکوائیں۔

☆☆..................☆☆

گستاخ رسول ﷺ کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے ۲۹۵-سی کے تحت مقدمہ دائر کیا
تھانہ مارگلہ پولیس نے پروفیسر شیخ یونس کو ایک گھنٹے کے اندر گرفتار کر لیا
عدالت نے چودہ روزہ ریمانڈ دے کر اڈیالہ جیل منتقل کر دیا

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) ۴/اکتوبر کو کیپٹل ہومیوپیتھک کالج واقع کراچی کمپنی اسلام آباد میں پروفیسر شیخ یونس نے اپنے لیکچر کے دوران طلباء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف گستاخانہ ریمارکس دیئے۔ جس پر کالج کے طلباء نے شدید احتجاج کیا اور کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری کو پروفیسر کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے درخواست دی۔ پرنسپل نے فی الفور کارروائی کر کے گستاخ رسول کو معطل کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی طلباء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے دفتر اطلاع دی کہ پروفیسر یونس شیخ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، آزاد کشمیر کے مبلغ مفتی خالد میر نے ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، ناظم قاری عبدالوحید قاسمی، ناظم تبلیغ مولانا شریف ہزاروی، قاری احسان اللہ فاروقی، مولانا صادق صدیقی، مولانا نذیر فاروقی، علامہ میاں نقشبندی، مولانا محمود الحسن مبلغ ختم نبوت راولپنڈی سے رابطہ کیا اور عبداللہ بن مسعود مسجد کراچی کمپنی میں ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا، جس میں علماء کرام کے علاوہ ہومیوپیتھک کالج کے طلباء نے بھی شرکت کی۔ آدھا گھنٹہ اجلاس جاری رہا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ شاتم رسول کے خلاف فی الفور ایف آئی آر درج کرائی جائے۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد غلامان رسول ﷺ کا یہ مختصر سا قافلہ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام کے امیر مولانا عبدالرؤف کی قیادت میں تھانہ مارگلہ پہنچا۔ ایس ایچ او کی عدم موجودگی میں اے ایس آئی ارشاد احمد نے علماء کرام کی گفتگو سنی اور فوراً ہی ایس ایچ او شیخ زبیر سے رابطہ کیا اور صورتحال سے آگاہ کیا، تھوڑی ہی دیر کے بعد ایس ایچ او زبیر شیخ مارگلہ تھانہ پہنچ گیا اور پرچہ درج کر کے شاتم رسول کو فی الفور گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ پولیس نے پہلی مرتبہ پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گستاخ رسول کو گرفتار کر لیا اور ابتدائی تفتیش کے بعد حوالات میں بند کر دیا۔ ۵/اکتوبر کو پولیس نے عدالت میں پیش کیا، عدالت نے چودہ روز ریمانڈ دے کر گستاخ رسول کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا۔ اسلام آباد کے علماء اور مسلمانوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کو یوم احتجاج منایا۔ علماء کرام نے اپنے خطبات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ شاتم رسول کو فی الفور سزائے موت دی جائے۔ کراچی کمپنی مسجد عبداللہ بن مسعود سے ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا، جس کی قیادت مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام کے ناظم قاری عبدالوحید قاسمی، سپاہ صحابہؓ کے سیکریٹری جنرل علامہ میاں محمد نقشبندی، جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر کے سیکریٹری جنرل مولانا نذیر فاروقی، اسلام آباد، آزاد کشمیر

ختم نبوۃ

کے مبلغ مفتی خالد میر اور ہومیو پیتھک کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری نے کی۔ اس موقع پر مظاہرین کے جذبات قابل دید تھے۔ مجسٹریٹ کے علاوہ پولیس کی بھاری نفری موجود تھی۔ مظاہرین نے ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد اور گستاخ رسول کو پھانسی دو کے نعرے لگائے۔ مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے زور دے کر کہا کہ حکومت شاتم رسول کو فوری طور پر سزائے موت دے۔ ماضی میں حکمرانوں نے ایسے کئی ایک شاتمین کو سزا نہیں دی، اس لئے آئے روز لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اگر حکومت نے شاتم رسول کو سزا دینے میں لیت و لعل سے کام لیا تو پورے ملک میں مظاہرے کئے جائیں گے۔

اس موقع پر کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری نے بھی مظاہرین سے خطاب کیا کیونکہ پرنسپل کے متعلق بھی شبہات کا اظہار کیا گیا تھا لیکن کالج کے پرنسپل ناصر احمد چوہدری نے جمعہ کے دن بارہ بجے دفتر ختم نبوت اسلام آباد میں اپنے متعلق بعض اخبارات میں لکھی گئی رپورٹ کی تردید کی کہ میرا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ تین ماہ پہلے میں قادیانیت سے تائب ہو گیا تھا، پرنسپل نے مظاہرین کے سامنے بھی مرزا قادیانی کو کافر، لعنتی اور مرتد کہا اور یہ بھی کہا کہ میرا لاہوری، احمدی اور قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

☆☆..............☆☆

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کی گراں قدر تصنیفات ایک نظر میں

آپ کے مسائل اور ان کا حل (۹ جلد کا سیٹ)	1350روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	166روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	90 روپے
شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم	160 روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	36 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی)	85 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی)	50 روپے
شخصیات و تاثرات	130 روپے
رسائل یوسفی	130 روپے
دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار	190 روپے
اصلاحی مواعظ	130 روپے
اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم ﷺ	45 روپے
سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ	65 روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	150 روپے
دنیا کی حقیقت (جلد اول)	160 روپے
دنیا کی حقیقت (جلد دوم)	150 روپے
تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	500 روپے
نشر الطیب (از حضرت تھانویؒ)	100 روپے
رجم کی شرعی حیثیت	90 روپے

برائے رابطہ: مکتبہ لدھیانوی، مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی

عالم کفر کے وحشیانہ رویے کیخلاف طالبان سے تعاون کیجئے!

سرزمین افغانستان پر خلافت اسلامیہ قائم کرنے والے مجاہدین طالبان عالم کفر کے ظالمانہ رویے کی وجہ سے پوری دنیا کی طرف سے پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

آیئے! ان غیور مجاہدین کے ساتھ دین اسلام کی سربلندی اور مظلوم بھائیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے ہر غیرتمند مسلمان اپنی زندگی کے اسباب معاش میں کمی کر کے تعاون کا ہاتھ بڑھائے اور عالم کفر کی پابندیوں کو ٹھکرا دے۔

یاد رکھیں! طالبان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون بالخصوص مالی تعاون ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ اور عالم کفر کے ساتھ غیرت کا مقابلہ ہے اور اگر اسلام کے ان فرزندوں کا ساتھ نہ دیا تو خدائے جبار کی قسم روز قیامت کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا، تمام مسلمانان عالم سے عموماً اور پاکستان کے غیور مسلمانوں سے خصوصاً استدعا کی جاتی ہے کہ شہداء افغانستان کے پسماندگان یعنی بیواؤں، یتیموں اور مریضوں اور مساکین کی مدد کیجئے۔ ہر مسلمان اپنے دینی و ملی فریضہ سمجھ کر غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔

نوٹ: ہر قسم کا مالی تعاون دفتر طالبان کی رسید پر حوالے کیجئے

تعاون کی صورتیں: نقد رقوم، سردی سے بچاؤ کیلئے فی الفور گرم لباس، کوٹ، بوٹ، کمبل، تمام غذائی اجناس، مریضوں کا علاج، ہسپتال اور دوائیں، مساجد و مدارس کی تعمیر نو اور تعلیمی کتابیں۔

رابطہ: مرکزی دفتر تحریک اسلامی طالبان پرانی نمائش، مرزا قلیچ بیگ روڈ، مکان نمبر 28 کراچی۔

فون: 7211783

فیکس: 021-7236368

موبائل: 0320-4312397

اکاؤنٹ نمبر: 6801-9 الائیڈ بینک، نیپیئر روڈ برانچ

ہندوستان صوبہ کیرالا کی مشہور ناول نگار مادھوری کوٹی کا قبول اسلام

ہندوستان کے صوبہ کیرالا کی انگریزی اور ملیالم کی مشہور ادیبہ ۶۵ سالہ مادھوری کوٹی عرف کملاداس (ثریا) نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے قبول اسلام کے بارے میں کہا کہ جب میں نے اسلام کا مطالعہ کیا اور مسلم معاشرہ کو دیکھا اور پرکھا تو معلوم ہوا کہ خواتین کو بہترین تحفظ صرف یہی دین فراہم کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے شوہر کے ساتھ ممبئی میں قیام کے دوران پردہ کا اہتمام شروع کر دیا تھا' میں نے اپنے شوہر سے اسلام کے تئیں اپنے احساسات کے سلسلے میں گفتگو کی تھی انہوں نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ اتنی جلدی نہ کرو بلکہ گہرائی سے اسلام کا مطالعہ کرو اور پھر کوئی فیصلہ کرو' میں نے اسلام کے بارے میں بہت غور و فکر کیا ہے۔ گزشتہ ۲۷ برس سے اسلام میرے دل و دماغ پر حاوی ہے۔ رمضان تبدیلیوں کا مہینہ ہے' لہذا میں نے اس ماہ اپنا مذہب تبدیل کر کے اسلام قبول کر کے اپنا نام "ثریا" رکھ لیا ہے۔ مادھوری کوٹی (ثریا) کے ملیالم زبان میں تین درجن سے زیادہ ناول اور انگریزی میں متعدد مجموعہ کلام شائع ہو چکے ہیں اور انہیں شعری و ادبی اور صحافتی خدمات کے لئے متعدد اعزازات سے نوازا گیا ہے اور ایشین پوئیٹ تھواردی کے لئے فیلا کا پائنٹری ایوارڈ ملیالم ... افسانوں کے لئے کیرالا اکادمی ایوارڈ اور بےباک صحافیانہ رول کے لئے چمن لال ایوارڈ مل چکے ہیں۔

گرجا گھروں، مندروں اور گردواروں کی طرح قادیانی عبادت گاہوں کی الگ شناخت کے لئے صدارتی آرڈیننس جاری کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو پاکستان، وفاقی وزیر مذہبی امور، وفاقی وزیر قانون سے مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیوں کے گرجا گھروں، ہندوؤں کے مندروں، سکھوں کے گردواروں کی طرح قادیانی مرزائی غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرنے کے لئے مینار، محراب ہٹانے کے لئے بلا تاخیر صدارتی آرڈیننس جاری کیا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کا نام مرزاڑہ یا قادیانی عبادت گاہ رکھا جائے اور چناب نگر میں قادیانی عبادت گاہوں کے نام اقصیٰ، مہدی، مبارک، مرگھٹ کے نام بہشتی مقبرہ ختم کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں قادیانیوں، مرزائیوں کو اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، اور اس کی تکمیل پر ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک امتناعِ قادیانی آرڈیننس نمبر ۲۰ کے ذریعہ قانون سازی کی گئی تھی اور تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی کا اضافہ کر کے سزائیں مقرر کی گئی تھیں جبکہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-بی کے تحت قادیانی مسلمانوں کی طرز پر عبادت گاہ نہیں بنا سکتے۔ قادیانی عبادت گاہوں میں تاحال مینار نہیں ہٹائے گئے جس سے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔

بقیہ: حضرت لدھیانویؒ کی شہادت

اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت عطا فرمائے۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، چنانچہ آپ ۱۸/ مئی کو اپنے بیٹے مولوی محمد یحییٰ صاحب اور ڈرائیور عبدالرحمن کے ہمراہ اپنی کار میں ختم نبوت کے دفتر جا رہے تھے کہ گھر سے نکلنے کے بعد کچھ فاصلے پر آپ ٹھیلے والے سے پھل خریدنے لگے، اسی دوران دس بج کر پانچ منٹ پر دو موٹر سائیکلوں پر سوار چار ملزمان آئے اور انہوں نے مولانا پر فائرنگ شروع کر دی جس سے حضرت مولانا لدھیانویؒ اور آپ کا ڈرائیور عبدالرحمن موقع پر ہی شہید ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) جبکہ آپ کا بیٹا شدید زخمی ہو گیا جس وقت آپ شہید ہوئے آپ کی زبان پر کلمہ جاری تھا۔

مولاناؒ کی شہادت کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہر دل غمگین تھا، سواد یقینی طبقہ میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی، ... لاکھوں کو کیا پتہ کہ ہم کتنی بڑی ہستی سے محروم ہو گئے ہیں۔

نماز جنازہ: ۱۸/ مئی رات کو آپ کی نماز جنازہ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے پڑھائی اور جامعہ مسجد خاتم النبیین سے متصل پلاٹ میں سپرد خاک کر دیا گیا، پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولاناؒ کی اعلیٰ دینی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

(شکریہ: ماہنامہ "حق چاریار" جون ۲۰۰۰ء)

☆☆..............☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام،

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں،

اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

رد قادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.

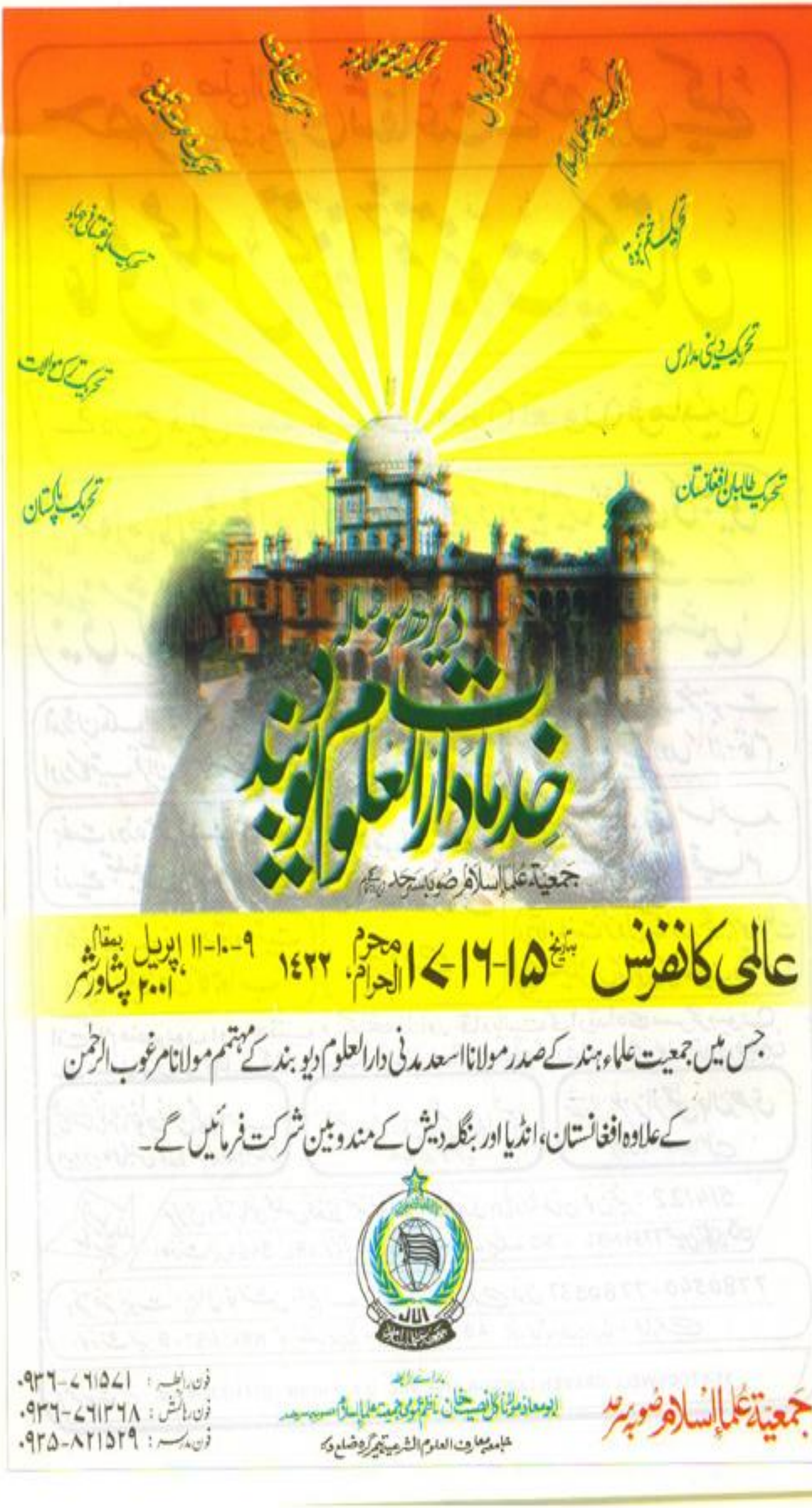
تحریک پاکستان
تحریک ترک موالات
تحریک طالبان افغانستان
تحریک دینی مدارس
تحریک ختم نبوۃ
ڈیڑھ سو سالہ
خدمات دارالعلوم دیوبند
جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد
عالمی کانفرنس بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۲ ۹-۱۰-۱۱ اپریل ۲۰۰۱ بمقام پشاور شہر
جس میں جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی دارالعلوم دیو بند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن
کے علاوہ افغانستان، انڈیا اور بنگلہ دیش کے مندوبین شرکت فرمائیں گے۔
جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد
فون رابطہ : ۰۹۳۶-۷۶۱۵۷۱
فون رہائش : ۰۹۳۶-۷۶۱۳۶۸
فون مدرسہ : ۰۹۲۵-۸۲۱۵۲۹
جامعہ معارف العلوم الشرعیہ تیمرگرہ ضلع دیر